

جو لوگ یزید کی طاقت و تلوار کے ڈر سے
خاموش رہے، وہ ہرگز ٹھیک نہیں تھے
خصوصی خطاب
خدمہ المشائخ پیر سید مصمصام علی شاہ بخاری

ماہنامہ
مَجَلَّہ
حضرت کرمان والا
جلد: 25 صفحہ: ۱۴۴۲ھ، ستمبر 2022ء شماره: 02

مرشد ہو تو
حضرت کرمان والے رَحِمَہُ اللہ

مرشد کی یادیں

پینے کو بس آنسو ہیں اب --- پانی کھا گیا روٹی میری



امدادی سامان حضرت کرمان والا شریف ادکارا پہنچائیں یا مالی تعاون بذریعہ جاکیش 0321-4471746 بھیجیں

Monthly "Majalla Hazrat Karmanwala"

فیصل گارڈن



تعمیر اپنے گھر کی

خواہش عمر بھر کی

فیصل اقبال

15 فیصد ایڈوانس
5 سالہ ہیمنٹ پلان

صرف 5000

روپے فی مرلہ ماہانہ قسط میں اپنا پلاٹ حاصل کریں

بکنگ و مزید تفصیلات کے لئے

0300-2897792, 0344-2897392

سائٹ آفس: شیر گڑھ روڈ (ملحقہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم) رینالہ خورد



ہر قسم کے ہوزری گارمنٹس کنٹریکٹر
لیبر دستیاب برائے کٹنگ، اسچنگ، فنشنگ

کرماں والا گارمنٹس

گارمنٹس مینوفیکچر اینڈ ایکسپورٹ



karmawala7@gmail.com

021-35158786

پلاٹ نمبر 82, 83 سیکٹر 1-C-31 KDA، کوہنگی انڈسٹریل، ایریا، کراچی

پروپائٹرز چیرمین جمیل اراٹیں جیٹبی

0302-2021791
0310-1321791

فیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، گنج کرم
پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری
حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جانشین گنج کرم، شیخ المشائخ، بابا جی
سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

مخدوم المشائخ پیر سید مصم صام علی شاہ بخاری
پیر سید محمد میر ام بخاری

پیر سید شہر یار بخاری
سجادہ نشین حضرت کرامؑ الا شریف

چیف ایڈیٹر

محمد سمیع اللہ نوری جٹبی

ایڈیٹر

ثناء اللہ جٹبی مجددی نقشبندی

مینجر

محمد زبیر جٹبی
0300 4566517

حضرت کرامؑ الا شریف کی روحانی، تبلیغی اور تربیتی
سرگرمیوں کا ترجمان رسالہ

ABC
CERTIFIED

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت

ماہنامہ

مَجَلَّہ

مَجَلَّہ کَرَامَاتُ الْاَشْرَافِ

معاونین

محترم جناب حاجی عزیز اللہ جٹبی، عرب شریفی
محترم جناب پیر حاجی عبدالرشید جٹبی، کراچی
محترم جناب پیر احسان علی جٹبی، فیصل آباد
محترم جناب صاحبزادہ پیر حافظ محمد عمر نقشبندی
محترم جناب چوہدری محمد وحید، لاہور
محترم جناب محمود اکبر گل، پتوکی
محترم جناب ظفر احمد بھٹی جٹبی، گوجرانوالا
محترم جناب شیخ ظہور احمد، اوکاڑہ
محترم جناب محمد کامل جونیہ جٹبی، بہاولنگر

ہدیہ فی شمارہ 50 روپے

سالانہ فیس (عام ڈاک) 600 روپے

ڈاک پتہ

”مجلہ“ حضرت کرامؑ الا ”جی۔ ٹی روڈ اوکاڑہ

معلومات یا شکایت کی صورت میں رابطہ

0321-4471746

info@tayyabi.com

محمد سمیع اللہ نوری پبلشرز نے آصف شکیل پرنٹرز ساہیوال روڈ اوکاڑہ سے چھپوا کر جاری کیا۔

نمائندگان سے ماہنامہ مجلہ حضرت کرمان والا حاصل کرنے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں۔

سیالکوٹ

مجتبیٰ اسلامک پبلیک سکول، ہاجرہ گروہی، 0321-6187792

ساہیوال

محمد احسان الحق مجتبیٰ، ہڑپا سٹیشن 0345-7434432

ضلع بہاولپور

ملک سجاد حسین، انارکلی بازار حاصل پور 0305-2100054

حاجی غلام مصطفیٰ نقشبندی، منڈی زمان 0346-8850659

چوہدری محمد سجاد مجتبیٰ، خیر پور ٹائیووالی 0300-7850681

خانیوال

پیر میاں کاشف رشید مجتبیٰ 0300-8400919

محمد جمیل مجتبیٰ (میاں چنوں) 0300-4070256

لاہور

سیح اللہ برکت مجتبیٰ، کرمان والا ایک سٹاپ 042-37249515

عارف والا، پاکپتن شریف

پیر سید عزیز اللہ شاہ صاحب چک 57 ای بی 0301-7258076

ماسٹر احمد حسین جونی، چک 35 ای بی 0300-6948619

محمد نصر اللہ مجتبیٰ، چک 39 ای بی 0340-0419139

محمد طارق سرور مجتبیٰ، چک 52 بلوچاں والا، 0300-6941366

آصف علی مجتبیٰ، محمدی چوک، 0304-6555668

محمد احمد نمبر دار، چک 50/SP 0321-6538050

جناب قاری محمد شریف 0302-4595732

راؤ محمد یونس مجتبیٰ، چک شفع 0304-8331497

اوکاڑہ، بصیر پور، نیپالپور

شیخ محمد حلف اللہ انجم نقشبندی، بصیر پور 0322-7022792

حاجی محمد عاشق مجتبیٰ، تحصیل امیر دیہ پاپور 0300-7954818

حافظ محمد عثمان مجتبیٰ 0303-5997733

حاجی محمد انور 0308-1453872

گوجرانوالہ

رانا محمد عرفان مجتبیٰ، کسیرہ بازار نزد بھال موہوری 0303-3177294

سندھ محمد نعمت مجتبیٰ، ساگر نگر روڈ، نواب شاہ، 0300-3357443

راولپنڈی

شبیر حسین مجتبیٰ، ایئر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی 0300-5566095

فیصل آباد

ملک اشفاق احمد 0322-6233239

پیر عبدالغفار مجتبیٰ 0301-3201484

محمد حسین چٹھہ 0321-6656956

ضلع قصور

حاجی محمد سلیم مجتبیٰ، حاجی محمد نعیم مجتبیٰ 03004579616/03004575616

حاجی شہزادہ محمد یونس مجتبیٰ، پلینر 46 چک 0300-0436175

محمد اسد علی مجتبیٰ، مولانا پور چوئیاں 0300-6546847

صوفی محمد یونس مجتبیٰ، الد آباد چوئیاں 0300-8045717

محمد رمضان قادری، ڈاڑھ، چٹوکی 0301-4892580

حاجی محمد اقبال مجتبیٰ، چک 46 بنیر چٹوکی 0300-4113571

محمد خالد اقبال، چک ۶۶، دینا ناتھ، 0300-4502995

حاجی نسیم احمد مجتبیٰ، بنیر چک 46، چٹوکی 0301-4767704

ڈاکٹر غلام حیدر، الد آباد روڈ، چوئیاں، 0302-6544702

بہاولنگر

محمد انصاف فیصل مجتبیٰ، خادم آباد کالونی 0321-7007270

عبدالغنیظ غوری، ڈوگنہ بوگنہ 0306-4482397

حافظ محمد مشین، چن آباد 0301-7635322

حافظ شیر محمد مجتبیٰ، ڈوگنہ بوگنہ 0306-6792786

حافظ اعجاز اکرم مجتبیٰ، ڈاھرا والا 0300-3590919

ماسٹر غلام مصطفیٰ، ہارون آباد، 0301-7685477

محمد کمال علی مجتبیٰ، چک کمال پورہ، 0300-7580219

اعجاز احمد انجم ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹ 0300-9582038

محمد مظہر مجتبیٰ، چند گئی، ڈوگنہ بوگنہ 0301-7274918

صوفی محمد شرف چاویہ مجتبیٰ، کرمان والا فوٹو سٹیت 0300-7925707

محمد علی مجتبیٰ 0304-2856441

میلسی، بورے والا، وہاڑی

محمد طاہر غنی، وہاڑی 0300-6875903

محمد اسحاق مجتبیٰ، بورے والا 0323-1228445

عبدالکریم زاید (خادمہ کریم محل میلا دساہوگا) 0302-7994116

محمد ساجد مجتبیٰ، چک نمبر 259، ساجد ناؤن 0303-7844696

محمد عمران مجتبیٰ (مٹھی بھٹے والا)، 0302-7990561

حاجی محمد بشیر مجتبیٰ، شاہد آؤز، چوگنی نمبر 5، 0334-779632

شوکت علی نقشبندی ٹیاری والا، ڈالاجی وال 0304-1065690

محمد ذوالفقار مجتبیٰ، گگو منڈی 0307-4585243

عبدالروف (88/WB) بورے والا

گوجرہ ضلع ٹوبہ

محمد ذیشان افضل مجتبیٰ، کوٹ عبدی خاں 0303-7076450

محمد عمیر احمد مجتبیٰ، کچی گوجرہ 0333-7280299

ڈاکٹر مجاہد حسین مجتبیٰ، بھنسرہ روڈ گوجرہ 0306-6735363

فہرست مضامین

14	محمد حماد اعوان طیبی، منزل طیبی	01	اعلان
15	شعبہ نشر و اشاعت	02	اظہار تعزیت
16	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی	03	نعت شریف
17	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی	04	دل و نگاہ مسلمان۔۔۔ (دیدہ بینا)
20	پیر سید مصمام علی شاہ بخاری	05	فکر انگیز بیان • احرم الحرام
32	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی	06	مرشد کی یادیں
42	پیر عبد العظیم قریشی طیبی	07	ملفوظات شاہ سلیمان تونسویؒ
44	محمد حماد اعوان طیبی	08	رَب کی مانوں یا مولوی کی؟
49	محمد اویس ندیم بھٹی	09	تبلیغ مجدد کے اثرات
53	ہشیر مین جمیل اراکین طیبی	10	سیلاب متاثرین کی امداد
55	محمد سمیع اللہ نوری طیبی	11	مرشد ہو تو حضرت کراماں والےؒ
59	شعبہ نشر و اشاعت	12	تبلیغی و تخطیبی سرگرمیاں
64	شعبہ نشر و اشاعت	13	شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

مرکزی تنظیم آستانہ عالیہ حضرت کرام والا شریف اوکاڑا

زیر سایہ

مندومہ المشائخ حضرت پیر سید مصصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی | پیر سید محمد میرام بخاری مدظلہ العالی

زیر نگرانی

پیر سید شہر یار شاہ بخاری مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرام والا شریف)

ضلعی تنظیم کمیٹی لاہور :: پیر ملک محمد اسلم طیبی، پیر حاجی وارث علی طیبی، محمد ظاہر سکھیرا طیبی، فتح محمد طیبی
نگران ٹاؤن ضلع لاہور ::

پیر وارث علی طیبی	رائی ونڈ روڈ	عطاء اللہ طیبی	نشر ٹاؤن	عدنان سکھیرا طیبی	اقبال ٹاؤن
راجہ داؤد جاوید طیبی	عزیز بھٹی ٹاؤن	ظاہر سکھیرا طیبی	واگہ ٹاؤن	ملک مدثر طیبی	سمن آباد ٹاؤن
پیر ملک محمد اسلم طیبی	شالیمار ٹاؤن	فتح محمد طیبی	گلبرگ ٹاؤن	محمد اقبال بھٹی	راوی ٹاؤن
پیر غلام مرتضیٰ طیبی	شالیمار ٹاؤن	سمیع اللہ برکت	داتا گنج بخش ٹاؤن		

ضلعی تنظیم کمیٹی بہاولنگر :: خلیفہ پیر محمد امین طیبی

تحصیل امیران، بہاولنگر ::

پیر محمد افضل باجوہ طیبی	خادم آباد بہاولنگر	علی حسن طیبی	ہارون آباد
محمد حنیف ڈوٹو طیبی	ڈونگہ بونگہ	شبیر احمد	مچن آباد
گلزار احمد طیبی	چشتیان شریف	محمد یوسف طیبی	ڈھرانوالا
محمد رشید	فورٹ عباس	حاجی غلام رسول طیبی	فورٹ عباس
شیخ محمد نصر اللہ	بہاولنگر		

ضلعی تنظیم کمیٹی پاکپتن: پیر محمد علی شاکر طیبی، پیر جمیل احمد طیبی، پیر حاجی عبدالودود طیبی، ڈاکٹر شوکت سکھیرا

تحصیل امیران پاکپتن شریف ::

قاری گلزار احمد	عارف والا	محمد ارسلان	عارف والا
خلیفہ پیر ذوالفقار علی طیبی	پاکپتن شریف		
میاں حسن علی طیبی	نائب امیر پاکپتن شریف	معظم علی طیبی	نائب امیر پاکپتن شریف

ضلعی تنظیم کمیٹی وہاڑی :: پیر شفقت علی ٹیٹی، پیر فتح اللہ ٹیٹی، محمد طاہر غنی

تحصیل امیران وہاڑی ::

پیر محمد شکیل ٹیٹی	پورے والا	محمد لطیف ٹیٹی	پورے والا
محمد ریاض ٹیٹی	میلیسی	محمد عمران	وہاڑی

تحصیل امیران اوکاڑہ ::

حاجی محمد عاشق ٹیٹی	دیپالپور	محمد نصر اللہ ٹیٹی	رینالہ خورد
محمد شوکت علی ٹیٹی	اوکاڑہ		

ضلعی تنظیم کمیٹی ساہیوال :: پیر ڈاکٹر رحمت اللہ ٹیٹی (چیچہ وطنی)، احسان الحق ٹیٹی (ساہیوال)

ضلعی تنظیم کمیٹی فیصل آباد :: ملک محمد اشفاق، محمد گلعلی ٹیٹی، لیاقت علی جٹ

ضلعی تنظیم کمیٹی قصور :: پیر محمد حنیف ٹیٹی

تحصیل امیران قصور ::

خلیفہ پیر بابا عیش محمد ٹیٹی	چٹوکی	حاجی منیر احمد ٹیٹی	کوٹ رادھا کشن
حاجی محمد سلیم ٹیٹی	چٹوکی	محمد امین ٹیٹی	قصور
پیر میاں امجد علی ٹیٹی	چونیاں		

ضلعی تنظیم کمیٹی سیالکوٹ :: پیر وجاہت حسین بھلی ٹیٹی

تحصیل امیران سیالکوٹ ::

حاجی ذولفقار ٹیٹی	پسرور	محمد ارشد ٹیٹی	سیالکوٹ
-------------------	-------	----------------	---------

ضلعی تنظیم کمیٹی خانیوال :: پیر میاں کاشف رشید ٹیٹی

تحصیل امیران خانیوال ::

طالب حسن	خانیوال	محمد قمر رضا ٹیٹی	میاں چنوں
----------	---------	-------------------	-----------

کرم کی برگھا
تجلیات نور
رحمت بے کراں
بے حساب برکت و ثواب

دکھوں، غموں، پریشانیوں اور مسائل سے نجات پائیں
درود و سلام پڑھیں



دن رات، 24 گھنٹے جاری

مجلس درود و سلام



مزار اقدس حضرت کرمان والے کے قرب میں قائم کردہ نشست میں شمولیت اختیار کریں

Find us on internet

www.karmanwala.com

FaceBook /karmanwala

FaceBook /hazratkarmanwala

FaceBook /babajee.karmanwala

You Tube /karmanwala

DailyMotion /karmanwala

مزید تفصیلات
کے لیے
رابطہ کریں

044-2513317

0321-4471746

حضرت کرمان والا شریف، جی ٹی روڈ اوکاڑہ

شیخ المشائخ، باباجی سید میر طیب علی شاہ بخاریؒ کے فرمودہ خانقاہی نظام کا تسلسل خدمتِ حلقہ



امداد برائے متاثرین



Like /Hazratkarmanwala

بارش و سیلاب

جنوبی پنجاب بالخصوص تونسہ شریف، سندھ اور بلوچستان



Like

/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

سینکڑوں قیمتی جانیں چلی گئیں فصلیں تباہ اور مال مویشی ہلاک ہو گئے
روتے بلکتے بچے، تباہ حال عمر رسیدہ بوڑھے اور پریشان لوگ
بے یارو مددگار ہزاروں افراد بھوکے پیاسے در بدر ہیں

ہماری طرف سے فی الفور امداد کے منتظر ہیں

پانی کی بوتلیں، خشک راشن، چاول کی دیکیں، خیمے، ترپال، ادویات، خوراک، کپڑے

امدادی سامان حضرت کرمان والا شریف اکاؤنٹ پر پچائیس یا مالی تعاون بذریعہ جازکیش 0321-4471746 بھیجیں

الداعی پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین حضرت کرمان والا شریف



مڈل میسٹر کلاس
طالبات کے لیے

عالمہ فاضلہ درس نظامی کلاسز میں

داخلہ شروع

تنظیم المدارس بورڈ سے الحاق شدہ



/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

حضرت کرمان والا گرلز کالج اینڈ یونیورسٹی

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِإِذْنِ اللَّهِ

چہ سالانہ امام حسینؑ

بمقام

ضلعی مرکز نقشبندیہ
جامعہ مسجد نور چٹی کرمان والی
غازی آباد لاہور

بتاریخ
20 صفر المظفر
17 ستمبر 2022ء

بروز ہفتہ
بوقت نمازِ ظہر

زیر سرپرستی

سجادہ نشین
حضرت
کرمان والا
شریف

پیر شہر بازار بخاری سید ہار

محمد سمیع اللہ نوری خادم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

الداعی

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف

کے خانقاہی نظام کی تاریخی روایت کے تسلسل میں
ضرورت مند، نادار
مساکین، یتیم اور حق افراد کیلئے

لنگر خانہ

طیبی

ہر سوموار لنگر کا انتظام
بوقت: عصر تا مغرب

زیر سرپرستی

باباجی پیرسید

میر طیب علی شاہ بخاری
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر نگرانی

جگر گوشہ چائین سچ کرم، وارث کرم، قاسم میراث سچ کرم

پیرسید شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمان والا شریف

برائے ایصال ثواب: باباجی پیرسید میر طیب علی شاہ بخاری کرمان والے

خادم لنگر خانہ یونین کونسل عزیز بھٹی ٹاؤن: راجہ داؤد طیبی 0321-7888817

”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ“

ترجمہ: یعنی تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں
ظاہر ہوئیں کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو



مرکز رشد و ہدایت

سرچشمہ فیوض و برکات، منبع انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ الا شریف اوکاڑا سے 3 روزہ

تبلیغی و فود

ہر ماہ کے دو سرے جمعہ
بعد نماز جمعہ روانگی

سال بھر میں کم از کم ایک بار ضرور شمولیت کریں
باقی گیارہ ماہ اپنے علاقے میں تبلیغ کریں

پیر سید شہر یار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرامؑ الا شریف

الداعی

شعبہ تبلیغ و تربیت آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ الا شریف اوکاڑا



Hazrat

Karmanwala Petroleum Service

حضرت کرمانوالہ پٹرولیم سروس

Prop.

Ch. Imran Mehmood

0321-9464455, 0333-9871111

6-KM Bahawalnagar Road Minchinabad

بہاولنگر روڈ منچن آباد



آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی زیر سرپرستی
تعلیمی، تعمیری، فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے

فطرانہ

صدقات

زکوٰۃ

کفارہ

فدیہ

عُشْر

_____ کسی کا اُجڑا ہوا گھر بسا سکتی ہے
_____ کسی غمگین کو خوشیاں دے سکتی ہے
_____ کسی فاقہ کش کی بھوک مٹا سکتی ہے
_____ کسی محتاج کے لیے سہارا بن سکتی ہے
_____ کسی کے قلب میں علم کا نور بسا سکتی ہے
_____ کسی پریشان حال کو آسودگی بخش سکتی ہے
_____ کسی بے سہارا کے لیے سائبان بن سکتی ہے
_____ کسی غریب کے آنگن میں خوشحالی اُتار سکتی ہے

کیوں کہ
آپ کی
دی ہوئی
امداد

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ ٹی روڈ، اوکاڑا

+92 321 4471746

اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ اس پتہ پر
بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

روحانی معلومات جواب دیں ۔۔۔۔ تحفہ لیں

ماہنامہ مجلہ حضرت کرماں والا کی طرف سے ایک نیا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں چند آسان سوالات پوچھے جائیں گے اور جواب دینے والوں کو تحفہ دیا جائے گا۔ جواب دینے والے تمام قارئین کے نام پرنٹ مجلہ اور آن لائن مجلہ میں شائع کیے جائیں گے۔

سوال 1 :: حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور و معروف لقب ”کرماں والا“ سب سے پہلے کس نے پکارا ؟

سوال 2 :: حضرت کرماں والا شریف کی زیر سرپرستی محافل میں کس نعت خواں نے کئی مرتبہ درج ذیل منقبت پڑھی: ”نہ مال اولاد دا صدقہ ، نہ کاروبار دا صدقہ ۔۔ اسی تے کھانے آں یا رو کرماں والی سرکار دا صدقہ“

سوال 3 :: حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے آبائی گاؤں کا نام کیا تھا؟
جوابات بمعہ نام و پتہ لکھ کر بذریعہ خط/ واٹس ایپ/ ای۔میل بھیجیں۔

واٹس ایپ نمبر: 0305-6318743

منتظمین روحانی کونز پروگرام: محمد حماد اعوان جٹبی، منزل حسین جٹبی

تحریر لکھیں، انعام پائیں

شیخ المشائخ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاریؒ کے حالات و واقعات، کرامات، تصرفات اور تعلیمات پر مشتمل کوئی تحریر لکھیں اور نقد انعام حاصل کریں۔ تحریر موضوع کے مطابق ہو اور بذریعہ ڈاک، واٹس ایپ یا ای۔میل ارسال کریں۔

اظہار تعزیت

قارئین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی فاتحہ خوانی / ایصالِ ثواب کر دیں

☆ حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پرانے خادم خاص پیارے بھائی جناب الحاج عبدالحمید (ہڈی جوڑ والے) کراماں والا جراحى شفاء خانہ دہلی روڈ صدر کینٹ لاہور گذشتہ دنوں قضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔ نماز جنازہ میں جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبی، جناب ملک محمد اسلم طیبی اور دیگر تنظیمی بھائیوں کی کثیر تعداد نے شمولیت کی۔ بعد ازاں ختم شریف قل خوانی میں بھی بھائیوں نے شرکت اختیار کی اور مرحوم کے درجات میں بلندی کے لیے دعا کی۔

☆ محمد اسلم طیبی (جاگو والا چک 40 پٹوکی) کی بیٹی گذشتہ دنوں قضائے الہی سے وصال کر گئی جس کی نماز جنازہ خلیفہ پیر بابا عیش محمد طیبی نے پڑھائی جبکہ تحصیل امیر پٹوکی جناب حاجی محمد سلیم اور بھائیوں نے شمولیت اختیار کی۔

☆ پیر سید مقبول حسین شاہ صاحب (چک نمبر 116/EB بورے والے) رضائے الہی سے وفات پا گئے تھے۔

☆ حافظ زاہد اللہ امام مسجد (24/2L کسان ڈیرہ پیر سید صمصام علی شاہ بخاری) کے والد گرامی جناب عبدالمنان نقشبندی وصال فرما گئے۔

☆ بھائی ملک عتیق احمد کے والد محترم قضائے الہی سے وصال فرما گئے تھے۔

☆ محمد فیاض طیبی (قادر آباد پاپتن شریف) کے والد گرامی وصال فرما گئے۔

☆ اللہ دتہ (چک سلیم کوٹ) والے انتقال کر گئے تھے۔

☆ محمد احمد جٹ (چک سلیم کوٹ) والے گذشتہ دنوں رضائے الہی سے وصال کر گئے۔

ﷺ

نعتِ رسولِ اقدس

نہیں بھلدا مدینے دا نظارہ یا رسول اللہ ﷺ
 کراں عرضاں سد لوٹن دُبارہ یا رسول اللہ ﷺ
 نہیں کوئی غم مینوں، ہو گئے میرے جد توں
 تسی دونواں جہاناں تے سہارا یا رسول اللہ ﷺ
 اڈیکاں وچ ماہی دی ابو ایوب دے وانگوں
 دِنے راتیں ہوندا اے گذارا یا رسول اللہ ﷺ
 چھڈو یارو دنیا نوں کرو گل بات سوہنے دی
 لاووسارے رَل مِل کے نعرہ یا رسول اللہ ﷺ
 کرو میلاد آقا داتے ہو جاندا اے رب راضی
 سبق مرشد دا ایہو اے سارا یا رسول اللہ ﷺ
 حیاتی میری لکھی اے دروداں تے سلاماں وچ
 مرن ویلے بس آ جانا خدا را یا رسول اللہ ﷺ
 ثناء گج ہو رہیں منگدا مدینے دی فضاء ہووے
 تنم فرسودہ، جاں پارہ، زبجراں یا رسول اللہ ﷺ

ثناء اللہ طیبی

مجددی نقشبندی

دیدہ بینا

دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اسلام کی تاریخ جہاں فداکاروں اور جانثاروں سے بھری ہوئی ہے — وہاں فتنہ پرداز، شرانگیز اور منافق و غدار بھی کچھ کم نہیں — آغازِ اسلام سے ہی ابلیسی چال باز معصوم بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش کرتے رہے — عبداللہ ابن ابی بظاہر نیک و پاک باز مومن بنا ہوا تھا — جبکہ مہاجرین صحابہ کے خلاف انصار صحابہ کو مسلسل اُکساتا رہتا — مثلاً انصار کی قربانیوں کی قدر نہیں کی گئی، رسول اللہ ﷺ مہاجرین کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ — آگے بڑھیے! — حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اُن کے خلاف اتر با پروری کا شوشہ چھوڑ دیا — یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے رشتہ داروں کو اچھے عہدوں اور اہم ذمہ داریوں پر فائز کر رکھا ہے — چنانچہ آپ کو بے رحمی کے ساتھ شہید کر دیا گیا — مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا زمانہ آگیا — اب خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کا بدلہ لینے کا ڈھونگ شروع کر دیا — یوں ہر دور میں تنظیم اور جماعت سے ٹوٹنے والے فتنہ پرست منافق — معصوم ذہنوں کو ورغلاتے اور گمراہ کرتے رہے — اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے رہے — سادہ ذہنوں کے لیے اصل نکتہ سمجھنا مشکل بنا دیا جاتا — کہ اتحاد پارہ پارہ کیا جا رہا ہے — تنظیم کو

کمزور کیا جا رہا ہے — اپنے عہدوں کے لالچ میں گھٹیا الزامات اور بہتان طرازی کا بازار گرم کیا جا رہا ہے — یہاں تک کہ تاریخ کر بلا تک آن پہنچی — حیران و پریشان ہو کر یزیدی فوج کی شراغیزی دیکھنے لگی — یزید کے حمایتی زبان سے قرآن پڑھتے جا رہے تھے — رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھ رہے تھے — مگر اُن کی تلواریں نواسہ رسول امام حسین (علیہ السلام)، آل رسول اللہ ﷺ کے خون کی پیاسی تھیں — یعنی محض قرآن و کلمہ و نماز پڑھنے والے تھے — مگر دلِ محبت و ادبِ رسول و آلِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خالی تھے — صرف شریعت ماننے والے تھے — مگر مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبت سے بالکل خالی تھے — رکوع و سجود کرتے تھے — مگر دل کے اندھے اور محبت و ادب سے بے بہرہ تھے — اور جو محبت والے تھے — وہ کہتے جا رہے تھے — سنو! یہ نماز تمہیں کچھ نہ دے گی کیوں کہ — لَا صَلَوةَ إِلَّا بِحُضُورِ الْقَلْبِ — نماز تو حضورِ قلب کے بغیر ہوتی ہی نہیں — تم محض اُٹھ بیٹھ رہے ہو — عبادت تو شروع ہی دل سے ہوتی ہے — خالی شریعت سے بات نہیں بنتی — خالی شریعت کو ماننے والے کر بلا میں کیسے کیسے ظلم کر گئے! — تاریخ بتاتی ہے — یزیدی سپاہی بھی ایک دوسرے سے کہتے تھے — قتلِ حسین (علیہ السلام) میں جلدی کرو — پھر نماز بھی ادا کرنی ہے — دیکھ لو! خالی شریعت کو ماننے والے کیا کیا کر گئے — محبت والے تو سارا کچھ لُٹا کر قربت کی چند گھڑیوں پر خوش ہوتے ہیں — خالی شریعت کو ماننے والے گمراہی کے گڑھوں میں گر جاتے ہیں — دکھاوے کی نماز سے کہیں بہتر ہے، دوسرے راستے پر چل پڑو — ورنہ ”لاصلوٰۃ“ کی بات کسی دوسری جگہ نہیں کی گئی — اب حضرت کرمان والا شریف کی تنظیم کی بات کرتے ہیں — کچھ لوگ حضرت کرمان والا بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت کا دم بھرتے ہیں — مگر فتنہ و شراغیزی کرنے والوں کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں — تنظیم کو کمزور کر دیتے ہیں

— جماعت کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں — معمولی باتوں کو اصولی مقصد پر حاوی کر دیتے ہیں — لہذا ہمیں تاریخ سے سبق سیکھنا چاہیے — جب ایک طرف جانشین گنج کرم ہوں — دوسری طرف کوئی مفتی، علامہ، فہامہ کچھ بھی ہو — محبت والے تو بس یہی جانتے ہیں کہ ”حضورِ قلب“ والے راستے پر چلنا ہے — نسب و نسبت کا احترام پیش نظر رکھنا ہے — اور جب شیخ المشائخ، بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جگر گوشہ و جانشین پیر سید شہر یار بخاری بار بار دین، تبلیغ، محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بلا رہے ہیں — ہمیں ان کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ہر مہینے کم از کم ایک دن تبلیغ کے لیے ضرور وقف کرنا ہے — کیوں کہ حسینی بننے کے لیے یہ بہت ضروری ہے ورنہ ے

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

والسلام الیٰ یوم القیام

پیر سید شہر یار

پیر شہداء اللہ طیبی
مجددی نقشبندی

ایڈیٹر

ماہنامہ ”مجلہ حضرت کرامؑ“

آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف اوکاڑا میں
سالانہ ختم شریف و محفلِ ذکر امام عالی مقام، امام حسینؑ اور شہدائے کربلا
یوم عاشور ۱۴۴۲ھ کے موقع پر
مخدوم المشائخ، بابا جی پیر سیّد مصّام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی کا

فکر انگیز و دل پذیر اصلاحی بیان

اسلام سے پہلے بھی محرم تمام مہینوں میں زیادہ حرمت والا مہینہ تھا پھر حضرت امام حسینؑ اہل بیت اور آپ کے ساتھیوں کی شہادت نے یوم عاشور یعنی ۱۰ محرم کی وجہ سے اسے مزید ممتاز کر دیا۔ میں نے اپنی زندگی میں آج سے تقریباً ۳۰-۴۰ سال پہلے دیکھا کہ جس طرح میرے والد گرامی کی محفل میں ذکر اہل بیت ہوتا تھا اور جیسے میں نے سنا کہ میرے دادا جان حضرت صاحب کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ذکر اہل بیت ہوتا تھا، بد نصیبی کی بات ہے کہ اب اُس طرح ذکر اہل بیت نہیں کیا جاتا۔ پچھلے تقریباً ۲۰ یا ۳۰ سال جو گزرے ہیں، ہمیں غلط فہمی میں ڈال دیا گیا کہ شاید ذکر اہل بیت صرف ایک مخصوص فرقہ ہی کرتا ہے، حالانکہ آپ غور کریں کہ جو صحیح العقیدہ لوگ ہیں، اہل بیت اطہار اُنہی کے ہیں اور صحابہء کرام بھی اُنہی کے ہیں اور جس نے ان دونوں (یعنی اہل بیت اطہار اور صحابہء کرام) کے ذکر میں کمی کی تو دراصل کمی اُسی میں ہے کیوں کہ مقدس ہستیوں کا تعلق اُن سے ہے کہ جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ورفنا لک ذکرک۔۔۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمائی گئی ہے تو حضور نے حضرت امام حسینؑ کے بارے میں فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں

حسین علیہ السلام سے ہوں۔ اب یہ بات عشاق کے سمجھنے والی ہے کہ امام حسین علیہ السلام تو نبی کریم ﷺ ہی سے ہیں کہ اُن کے نواسے ہیں مگر نبی کریم ﷺ، امام حسین علیہ السلام سے کیسے ہوئے؟ یہ عام بات نہیں ہے، دراصل بات یہ ہے کہ جو نبی کریم ﷺ سے محبت کرتا ہے، اُسے امام حسین علیہ السلام سے بھی محبت کرنی پڑے گی۔ ایسا ممکن نہیں کہ کوئی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تو محبت کا دعویٰ کرے مگر امام حسین علیہ السلام یا اہل بیت کے ساتھ بغض رکھے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

آج یہاں پر بہت سارے صاحبِ اولاد بیٹھے ہیں، مجھے بتاؤ کہ اگر کوئی آپ کی اولاد کو تکلیف پہنچائے تو کیا اُسے اچھا سمجھ سکتے ہو؟ یقیناً نہیں تو پھر ایسے علماء کو غور کرنا چاہیے کہ اہل بیت سے بغض رکھنے والے کے ساتھ اگر خاموشی بھی اختیار کریں تو بالکل غلط کرتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو حضرت صاحبِ کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے۔ میرے ابا جی (سید الاولیاء بابا جی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے یہ بات ارشاد فرمائی کہ اپنے آپ کو حضرت صاحبِ رحمۃ اللہ علیہ کا غلام سمجھنا، خود کو اولاد سمجھ کر ذہن میں کوئی تفاخر نہ لانا۔ اگر اپنے آپ کو حضرت صاحبِ کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا غلام سمجھو گے تو اللہ کریم خیر کر دے گا۔ پھر آپ نے اصلاح کی غرض سے مجھے حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنایا، آپ کے پوتے خواجہ الہ بخش تونسوی تھے۔ اُس وقت کم عمری کی وجہ سے سمجھ نہیں تھی مگر اب سمجھ آتی ہے کہ اُن کا کیا مقام تھا۔ فرمانے لگے کہ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ بلی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا بہت مقام اور مرتبہ ہے مگر آپ کے بعد یہاں نظام کون سنبھالے گا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد یہاں الہ بخش بیٹھے گا۔ کئی لوگوں کو تو خواجہ الہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب کے نام کا بھی علم نہیں کیونکہ روحانی سلسلہ دادا خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوتے کے پاس چلا گیا۔ وہاں کچھ علماء اور لوگ بیٹھے تھے، کہنے لگے کہ حضرت! وہ تو بچے ہیں، کھیل کود میں لگے ہوئے

حضرت صاحب کرمان والے
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ”اُس آنکھ
پر افسوس ہے جو 10 محرم (کے
واقعہ) پر نہیں روتی“

ہیں، وہ کیسے سنبھالیں گے! اس پر خواجہ شاہ
سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اچھا اللہ
بخش کو بلاؤ۔ جب وہ آئے تو حضرت شاہ
سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا، اللہ
بخش! آپ کا کیا کرنے کو دل کرتا ہے؟
خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ادب سے عرض
کیا کہ حضور! میں آپ کے مریدین کی

جو تیاں سیدھی کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی اصل مقصد یہ کہ صرف ادب کرنے والا ہی کامیاب ہوگا،
بے ادب کبھی با مراد نہیں ہو سکتا۔ یقین ہے کہ اگر کوئی با ادب ہو تو اُس کے اعمال کی کوتاہی کی
معافی مل سکتی ہے۔ اگر آپ کا رابطہ قائم ہے اور اولیاء، اہل بیت، صحابہ اور نبی پاک
ﷺ کے ساتھ محبت ہے تو ان شاء اللہ خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اگر کوئی کمی کوتاہی ہے تو وہ بھی
دور ہو جائے گی۔ اگر کوئی ذات عیب سے پاک ہے تو وہ صرف اللہ کریم کی ذات ہے یا پھر نبی
کریم ﷺ کی ذات مقدسہ ایسی ہے کہ جن کے بارے میں کسی قسم کا شبہ دل میں پیدا
ہو جائے تو لاجول پڑھ کر، رجوع کرے اور توبہ استغفار کرے۔ چنانچہ جب نبی کریم
ﷺ کی شان اتنی اعلیٰ ہے تو پھر آپ کا نسب یعنی نسل سب سے اعلیٰ ہوئی، آپ کا خون
و جسم سب سے اعلیٰ ہیں، آپ ﷺ کے اصحاب سب سے اعلیٰ ہیں، پھر غور کریں کہ نبی
ﷺ حالت نماز میں تھے، شہزادے سوار ہو گئے، رسول پاک ﷺ نے اپنی
زلفیں پکڑا دیں تو اُن شہزادوں کی کتنی بلند شان ہوگی!

کئی انبیاء کرام شہید ہوئے، کئی انبیاء کی اولاد کو نبوت ملی جبکہ نبی کریم ﷺ
تو شہید نہیں ہوئے، اگر خطا ہری شہادت ہو جاتی تو منافقین زبان طعن دراز کرتے جیسا کہ اُس
وقت منافقین کرتے تھے اور منافقین اُس وقت بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ نبی کریم ﷺ

نے شہزادوں کے بارے میں فرمایا، یہ میرے بیٹے ہیں، اُن میں سے ایک امام حسن علیہ السلام کو سرّی یعنی پوشیدہ شہادت ملی جبکہ دوسرے شہزادے امام حسین علیہ السلام کو شہادتِ جہری یعنی علانیہ شہادت ملی، چشمِ فلک نے بھی وہ منظر دیکھا اور تاریخِ انسانی میں کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔

آج لوگ بڑی باتیں کرتے ہیں کہ جناب ۱۰ محرم کو یہ کرو، وہ نہ کرو وغیرہ مگر میں اپنے بزرگوں کی بات کروں گا، اپنے والدِ گرامی کی بات کروں گا جن کی میں نے زیارت کی ہے اور حضرت صاحبِ کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے والے چند لوگ یہاں بھی بیٹھے ہیں۔ میں نے اپنے ابا جی رحمۃ اللہ علیہ اور تایا جی رحمۃ اللہ علیہ دونوں ہستیوں سے یہ بات سنی ہے کہ حضرت صاحبِ کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ”اُس آنکھ پر افسوس ہے جو 10 محرم (کے واقعہ) پر نہیں روتی“۔

ہم جو علماء کرام اور پیرانِ عظام کی عزت کرتے ہیں، کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ دین کا راستہ دکھائیں۔ اگر دین کا راستہ نہ دکھائیں تو پھر وہ بھی عام ہمارے جیسے لوگ ہی ہیں۔ لہذا بیروی اور تقلید صرف اُن لوگوں کی اختیار کریں جو آپ کو اہل بیت اطہار کی محبت سکھائے، صحابہ کی تعظیم سکھائے اور نبی کریم ﷺ کی محبت میں سرشار ہو۔

بعض لوگوں نے کر بلا کو اقتدار کی جنگ کہہ دیا۔ اگر اقتدار کی جنگ ہوتی تو امام حسین علیہ السلام مدینہ پاک میں قیام فرما کر ہی جنگ لڑتے۔ جبکہ آپ نکلے اور حج کے لیے تشریف لے گئے۔ حالات اتنے خراب کر دیئے گئے کہ آپ مجبوراً حج کو عمرہ میں بدل دیتے ہیں اور جب مکہ شریف سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے تو فرمایا کہ یہ لوگ (یعنی یزید کے بھیجے ہوئے قاتل) چاہتے ہیں کہ میرے خون سے خانہ کعبہ کی دیواریں رنگیں کر دیں اور قاتل بھی چھپ جائے۔ دراصل آپ کو پتہ تھا کہ کیا ہونے والا ہے اور آپ کو حالات کا بخوبی علم تھا، نبی کریم ﷺ نے بھی اُمہات المؤمنین کو بتایا ہوا تھا کہ میرا یہ بیٹا شہید ہوگا۔ چنانچہ وہ حکم کی تعمیل اور دین کو بچانے کے لیے نکلے تھے۔

میرا یقین کامل ہے اور میں خدا
کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر
امام حسین علیہ السلام نے دین
بچانے کے لیے قربانی نہ دی
ہوتی تو آج اسلام ختم ہو گیا ہوتا

میرا یقین کامل ہے اور میں خدا کی قسم اٹھا
کر کہتا ہوں کہ اگر امام حسین علیہ السلام نے
دین بچانے کے لیے قربانی نہ دی ہوتی تو
آج اسلام ختم ہو گیا ہوتا۔
امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور قربانی کی
وجہ سے اسلام زندہ ہے۔ بقول شاعر،
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد۔
امام حسین علیہ السلام اگر جنگ کرنے کے

لیے جاتے تو کیا اپنے ساتھ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو لے کر جاتے؟ دراصل اعتراض اور
باتیں کرنے والے بد بخت لوگ ہیں۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کرم
اللہ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! تیری ذات مومن اور منافق کے درمیان خط امتیاز
ہے۔ یعنی ایک لائن خط امتیاز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہے وہ مومن ہے
اور جو خلاف ہے وہ منافق ہے۔ چنانچہ آپ کے پاس کسی کو بھی چیک کرنے کا معیار بہت واضح
ہے۔ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل سناؤ اگر سنے والے کا چہرہ کھل جائے اور مصائب
سننے پر آنکھ روئے تو وہ مومن ہے اور جو فضائل سننے پر مر جھا جائے وہ منافق ہے۔ اللہ کریم سب
کو محفوظ رکھے۔ آمین

جب امام حسین علیہ السلام مکہ سے تشریف لے گئے تو پیغام رسانی کی تاکہ اہتمام حجت
ہو۔ اپنے بہنوئی کو پہلے بھیجا جن کو شہید کر دیا گیا اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچے عون و محمد شہید
کر دیئے گئے۔ پھر وہ لوگ جو صحابہ اور اہل بیت میں اختلاف کی بات کرتے ہیں، پتہ نہیں کہاں
سے آ جاتے ہیں، حالانکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شہزادے نے امام حسین علیہ السلام کے
ساتھ شہادت دی۔ جو ظالم تھے وہ شمر اور یزید کے ساتھ شامل ہو گئے تھے لیکن کچھ ایسے لوگ بھی

تھے جو یزید کی طاقت اور تلوار کے ڈر سے مصلحت کی وجہ سے خاموش رہے۔ وہ بھی ٹھیک نہیں تھے۔ صرف وہی ٹھیک تھے جو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہو گئے یا وہ ٹھیک ہیں جن کو بعد میں علم ہوا اور وہ ظالموں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ آج کچھ لوگ نسب کا مقابلہ کرتے ہیں، کہاں جناب رحمۃ اللعالمین، خیر الوریٰ اور کہاں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان! اور دوسری طرف یزید کا حال سب کو پتہ ہے۔ پھر امام حسین علیہ السلام وہ ہیں کہ نیزے پر بھی قرآن پڑھ رہے ہیں اور دوسری طرف یزید وہ ہے کہ جس نے دین کی ہر شرعی حد کو پامال کیا اور ظلم و ستم بھی کیا۔ آج کل ایک اور ٹولہ پیدا ہو گیا ہے جو کہتا ہے، جی یزید کو تو پتہ ہی نہیں تھا اور شمر نے خود

کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو یزید کی
طاقت اور تلوار کے ڈر سے مصلحت
کی وجہ سے خاموش رہے۔ وہ بھی
ٹھیک نہیں تھے

ہی یہ کام کیا۔ ایسے لوگوں کو بھی توبہ کرنی چاہیے۔ کربلا کے بارے میں بیبیوں کو بھی پتہ تھا۔ اُن مقدس خواتین کے نام اپنی زبان سے لیما میں بے ادبی سمجھتا ہوں۔ امام پاک علیہ السلام کی ہمشیرہ محترمہ سے انجام کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ

نے بہادری سے فرمایا کہ سب علم ہے مگر نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور پیغام کی تکمیل ضروری ہے۔ پھر ۶ ماہ کے بچے جناب علی اصغر علیہ السلام کے سینے میں تیر لگا، جناب علی اکبر علیہ السلام کے سینے میں بر چھالگا، جناب امام عالی مقام علیہ السلام کو حالت نماز میں شہید کیا گیا۔ میرے آپ جیسے بندے کی نماز نہیں تھی۔ ہماری نماز اور اللہ کے بندوں کی نماز میں فرق ہوتا ہے۔ اللہ کے بندوں کی نماز وہ ہے کہ جس میں فرمایا گیا وہ رب کو دیکھ رہے ہوتے ہیں اور رب اُن کو دیکھ رہا ہوتا ہے لہذا جب امام عالی مقام علیہ السلام کا سر مبارک جسم اطہر سے جدا کیا گیا تو آپ اپنے رب کریم کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سے گفتگو کے دوران جس طرح قربانی پیش کی،

آج اگر ہم اُس کا ذکر نہ کریں تو ہمیں اصلاح کی ضرورت ہے۔ اگر آج عاشورہ کا دن احترام، محبت اور غم اہل بیت میں گذار لیا تو ان شاء اللہ قیامت کے دن آپ کو غم نہیں دیکھنا پڑے گا۔ جو لوگ آج کے دن خوشی کریں یا شادیاں بجا لیں تو اُن کا حال قیامت کے دن پتہ چلے گا۔

میں بہت برداشت کرنے والا بندہ ہوں اور اُن لوگوں کے لیے بھی اصلاح، معافی اور توبہ کی توفیق کے لیے دعا کرنے کا قائل ہوں مگر سادہ سی بات پوچھتا ہوں کہ جو آپ کے کسی تعلق والے کے ساتھ ظلم کرے وہ اچھا نہیں لگتا تو جو آپ کی اولاد کے ساتھ ظلم کر دے وہ آپ کو کیسے اچھا لگ سکتا ہے! پھر اُن لوگوں کے بارے میں کیا رویہ ہونا چاہیے جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی اولاد کے ساتھ ظلم کیا۔ ماں سے بڑھ کر اولاد کے لیے محبت و خیال رکھنے والا کوئی ہو سکتا ہے؟ نہیں ناں! مگر جناب خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی! حسین (علیہ السلام) کو رونے نہ دیا کرو، مجھ سے حسین کا رونادیکھا نہیں جاتا۔

حسین کریمین شہزادوں کی صورت دیکھیں، ایک شکل میں نبی پاک ﷺ جیسے اور دوسرے شہزادے کا جسم مبارک نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر جیسا ہے۔ اگرچہ عقل والوں کو دلیلیوں کی ضرورت نہیں مگر بد بختوں کی اصلاح ہونی چاہیے۔

کیا کسی انسان میں اتنی ہمت ہے کہ اپنے چھ مہینے کے بچے کی لاش بھی اٹھائے اور اٹھارہ سال کے جوان بیٹے کا زخموں سے پُور جسم بھی اٹھا کر خیمے میں لے جائے مگر خاندانِ نبوت کا صبر دیکھو کہ کسی نے واویلہ نہیں کیا، شور نہیں مچایا بلکہ نبی پاک ﷺ کی اُمت کی خاطر، اللہ کی راہ میں، حق پر چلتے ہوئے شہید ہوئے۔ جناب امام حسین (علیہ السلام) قیامت تک کے لیے نبی پاک ﷺ کی اُمت کے لیے خیر پانے کا وسیلہ ہیں۔

میں گنہگار آج اپنے دل سے ایک بات کہہ رہا ہوں، اپنے رب کے حضور دل سے عرض کرو، اوپر اوپر سے نہیں بلکہ دل سے اہل بیت اطہار کا واسطہ دے کر دعا کرو تو پھر دیکھو رب

کریم کیسے دعا قبول کرتا ہے۔ بس اتنا کرو کہ مانگتے ہوئے رب کریم سے عرض کرو کہ میں تیرے نبی ﷺ کی مظلوم آل کا وسیلہ اور واسطہ پیش کرتا ہوں، خیر ہو جائے گی۔

پھر جب شہادت کے بعد سراقہ نے یہ پڑھا کہ ظالم نامراد لے جا رہے تھے تو سر مبارک تلاوت کرتا جا رہا تھا جسے دیکھ کر ایک یہودی نے ہدایت پالی۔ بات صرف کرم کی ہے۔ اللہ کریم جس پر کرم کر دے، اُسے اپنے اہل بیت اور پیاروں کی محبت عطا فرمادیتا ہے اور جس پر اللہ کریم ناراض ہو، چاہے اُس نے کروڑ کتاب پڑھی ہو، اُس کا بیڑہ غرق ہو جاتا ہے، اُس کے سینے میں اہل بیت کے حوالے سے بغض و منافقت آ جاتی ہے۔ اور ایک عام آدمی جو کھیتوں میں کام کرتا ہو، فصلوں میں پانی لگا رہا ہو مگر دل میں اہل بیت کی محبت ہو تو اُس پر دہاں بھی خیر ہو جائے گی۔

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ شہنشاہِ پاکستان کی ایک بات بتاتا ہوں جو آپ نے ارشاد فرمائی ہے، آپ فرماتے ہیں میں نے ۱۰ محرم کو دیکھا ہے کہ جنگل میں ہرنی عاشورہ کی وجہ سے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی۔

اب دیکھو! یہ جانور ہے مگر رب کریم نے یہ سمجھ عطا کر دی کہ آج کا دن غم مناؤ کیوں کہ نواسہ رسول کو شہید کیا گیا ہے۔ اس لیے عاشورہ کے دن اہل بیت کا غم مناؤ، ختم شریف دلو، چاہے گھر میں جو کھانا ہے اُسی پر ختم پڑھیں اور اہل بیت کی بارگاہ میں پیش کریں۔ ہم سے پچھلے 20-30 سال یہ غلطی ہوئی ہے کہ صحیح طریقہ سے بچوں کو محبتِ اہل بیت کی تعلیم نہیں دی، اب غلطی کو سدھارنا ہے، اُن کے دل میں محبتِ اہل بیت اور عشقِ رسول ﷺ کی شمع جلاؤ۔ ورنہ اگلے 20-30 سال کے بعد مسئلہ بڑھ جائے گا۔

آپ کو ایک بات سنا تا ہوں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب میری عمر چھوٹی تھی اور بھائی میر طیب رحمۃ اللہ علیہ (اللہ کریم درجات بلند فرمائے) کی عمر اور بھی کم تھی جب ہم دونوں بھائی اباجی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے اور ۱۰ محرم کا دن تھا۔ حضرت کیلیا نوالا شریف میں عاشورہ کے دن

باقاعدہ محفل ہوتی تھی اور یہاں حضرت کرامؑ والا شریف میں ۱۰ محرم کی محفل کا باقاعدہ سلسلہ سید میر طیب علی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد میں شروع کیا تھا۔ بہر حال ہم دونوں بھائی اور والدہ اکٹھے تھے اور والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ واپس لاہور آ رہے تھے، جب ”مرید کے“ کے قریب پہنچے تو وہاں کسی بد بخت نے اپنی بلڈنگ پر لائٹس لگائی ہوئی تھیں۔ یہ کوئی سنہ ۷۵-۷۶ء کی بات ہے۔ اباجی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس صاف/پنکھ تھا اور وہ اُن کے رونے/گرمیہ کرنے کی وجہ سے سارا بھگ گیا اور آپ نے وہاں جو کچھ ارشاد فرمایا وہ میں سارا بیان نہیں کر سکتا مگر مفہوم کچھ یوں تھا کہ یہ وہ بد بخت لوگ ہیں جو محبت و پیار کرنے والوں کو اتانگ کرتے ہیں کہ وہ پھر دوسرے راستے پر چل پڑتے ہیں۔ ایک دو سال پہلے کسی نے خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کے بارے میں نامناسب جملہ کہا حالانکہ وہ اپنے آپ کو سُنی کہتا ہے مگر اصل سُنی وہی ہے جو اہل بیت اطہار کی تعظیم کرے اور وہ بھی سُنی نہیں ہو سکتا جو صحابہ کرام کی تعظیم نہ کرے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو صحیح عقیدہ ملا ہے مگر صحیح عقیدہ تو کسی عالم، پیر یا والدین کی وجہ سے مل گیا مگر اسکی حفاظت کسی اور نے نہیں کرنی بلکہ آپ نے خود کرنی ہے۔ اللہ کے بندے، مرشد یا اُستاد کا کام آپ کو سیدھے راستے پر لگانا ہے مگر حفاظت خود کرو۔

یہاں پر علماء آتے ہیں مگر میں کچھ وقت بات کرتا ہوں، اُس کی وجہ یہ ہے کہ جو ہمارے بزرگ تھے، اُن کی خدمت میں رہنے والے یا اُن کو دیکھنے سننے والے زیادہ تر چلے گئے ہیں، بھائی محمد دین، ۹ چک والے مولوی صاحب اور بابا حاجی رمضانؑ یہاں بیٹھے ہیں مگر زیادہ تر چلے گئے، میں خطا کار ہوں مگر میری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے ابا جان، تایا جان اور حضرت صاحب کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات آپ تک ضرور پہنچا دوں۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ جو دین کی لازمی چیزیں ہیں وہ تو بہر صورت فرض ہیں، اُن پر تو کوئی سوال ہی نہیں بنتا لیکن ایک سوال آپ سے ہے کہ اگر کسی بندے نے کراچی جانا ہو لیکن اپنا منہ پشاور کی طرف کر لے اور ۲۰ سپیڈ بھی کر لے تو کیا وہ کراچی پہنچ سکتا ہے؟ نہیں پہنچ

سکتا! اس لیے کہ اُس کا منہ ہی منزل کی طرف نہیں اور اگر کوئی بندہ غریب ہو، حال کمزور ہو، جیب میں پیسے نہ ہوں، اچھے کپڑے جبے قبے نہ ہوں، مگر اپنا منہ کراچی کی طرف کرے، کبھی چلے کبھی تھک کے کھڑا ہو جائے، کبھی بیٹھ جائے، کبھی چل پڑے مگر منہ کراچی کی طرف رکھے تو کبھی نہ کبھی پہنچ جائے گا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ اگر منزل پر پہنچنا ہے، مدینہ پاک کی حاضری دینی ہے، اگر چاہتے ہو کہ روزِ قیامت نبی پاک ﷺ اپنے غلاموں میں شمار فرمائیں تو پھر اہل بیت کا دامن پکڑ لو، اپنا منہ مدینہ پاک کی طرف کر لو، اس کے بغیر کوئی گذار نہیں۔ ادب بہت ضروری ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ طریقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، طریقت فقط ادب ہے۔ اس پر غور کریں۔

اس بات کا خیال رکھیں کہ کئی لوگ ہمیں سرکار ﷺ کی محبت کا درس دیتے ہیں، صحابہ کی محبت کا درس دیتے ہیں، اولیاء کی محبت کا درس دیتے ہیں مگر جب اہل بیت کا ذکر آتا ہے تو اُن کو تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ کو ایک اور بات سنانا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔ مجدد کون ہوتا ہے؟ مجدد ہزار سال بعد آتا ہے اور دین کی از سر نو تجدید کرتا ہے۔ ہندوستان میں بہت زیادہ کفار و مشرکین تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اصلاح کی غرض سے خط لکھا کرتے تھے جنہیں اکٹھا کیا گیا اور مکتوبات شریف کا نام دیا گیا۔ آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ کوئی اُمتی ولی کیسے بنتا ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا، ”دنیا کا کوئی شخص اُس وقت تک ولی نہیں بن سکتا جب تک حسنین کریمین اُس کی سفارش نہ کریں اور خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی اجازت نہ ہو اور جناب مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اُس کی پشت پر مہر ولایت ثبت نہ کر دیں۔“ اب دیکھیں! جو اولیاء کی بات کرتے ہیں مگر اہل بیت کا ذکر نہیں کرتے لیکن ولی تو اہل بیت کی اجازت کے بغیر بنتا ہی نہیں۔ اب اگلی بات جو میں کرنے لگا ہوں وہ اس سے بھی زیادہ بڑی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ”بلکہ فقیر کا گمانِ غالب یہ ہے کہ پہلی اُمتوں میں بھی جو ولی گذرے ہیں، اُن پر بھی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہی کرم ہے۔“ اب بتاؤ زمانہ اور وقت

کہاں ہیں؟ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو ۱۴۰۰ سال پہلے تھے اور جولاکھوں سال پہلے ولی بنے وہ کیسے بنے؟ یہ باتیں صرف عاشقوں اور فضل والوں کی سمجھ میں آ سکتی ہیں۔ جیسا کہ امام احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ”وہی ہے اوّل وہی ہے آخر“۔۔۔ نبی پاک ﷺ کی ذاتِ اقدس ہی اوّل ہے اور آپ کی ذاتِ پاک ہی آخر ہے۔ بس ہر ایک اپنی نسبت حضور پاک ﷺ سے جوڑ لے۔

ایک اور بات کہہ دوں کہ رتبے جانچنے اور ماپنے کے لیے تراز و نہ پکڑا کرو۔ ہم اس قابل نہیں کہ تراز و پکڑ کر دیکھتے پھریں کہ کون صحابی یا ولی افضل ہے، یہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے راز ہیں۔ ہماری عافیت اسی میں ہے کہ اہل بیت اور صحابہ کو اپنے سر کے تاج سمجھیں۔ جس کی نسبت نبی پاک ﷺ کے ساتھ ہے، اُن کے ساتھ محبت کرو۔

نبی پاک ﷺ نے ہم سے کیا گارنٹی لی ہے؟ صرف ۲ چیزیں ہیں۔ ایک قرآن اور دوسری آل۔ جس نے قرآن کو چھوڑا وہ غرق ہوا اور جس نے آل کو چھوڑا وہ بھی غرق ہو گیا۔ آپ خوش قسمت ہو کہ قرآن بھی ہے اور آل بھی ہے۔ کچھ کو زنگ لگ گیا ہوا ہے، زنگ اُتارو تو نیچے وہی چمک ہوگی، اِنْ شَاءَ اللہ۔۔۔ قرآن شریف کے بارے میں ہی ہے کہ یہ کتاب ہدایت بھی دیتی ہے اور کئی گمراہ بھی ہو جاتے ہیں۔ اب قرآن شریف میں تو صرف ہدایت ہے پھر وہ گمراہ کیسے ہو جاتے ہیں؟ دراصل اُن کی عقل ماری جاتی ہے۔ قرآن شریف تو سراسر ہدایت ہے مگر وہ ترجے اور تفسیر ایسے کرتے ہیں کہ ہدایت سے باہر نکل جاتے ہیں لیکن جن کے ترجے اور تفسیر میں محبت شامل ہوتی ہے، اُن کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔

دنیا کی تکلیفیں ہر بندے کو آتی ہیں مگر تکلیف میں صابر و شاکر بننا چاہیے۔ اللہ کے ایک بندے نے ۴۰ سال پتھر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر جب انعام کے لیے عرض کی تو جواب آیا کہ جنت ملے گی۔ اُس بندے نے سوچا، اتنی ریاضت کے بعد صرف جنت ملی۔ اس پر الہام ہوا کہ کیا تیرا رب اس پر قادر نہیں تھا کہ وہ پتھر تیرے سر پر لا دیا جاتا جس پر کھڑے ہو

بابا فریدؒ فرماتے ہیں میں نے
۱۰ محرم کو دیکھا ہے کہ جنگل
میں ہرنی عاشورہ کی وجہ سے
اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی

کر تم نے عبادت کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب نبی حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہے، جناب یوسف علیہ السلام کنویں میں رہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی آل پر جو آزمائش آئی تو ہم کس حیثیت میں ہیں؟ اپنی تکلیفوں پر صبر اور شکر کرنا سیکھو۔ ہر حال میں شکر کرو۔ اگر کوئی چیز مل جائے تو ملنے

پر شکر کرو اور اگر نہیں ملتی تو نہ ملنے پر بھی شکر ہی دراصل صبر ہے۔ صابروں اور شاکروں کا مقام بہت اونچا ہوتا ہے۔ بعض اوقات آپ کو دینی معاملات میں بھی تنگی تکلیف آتی ہے مگر ایک ہی دعا کیا کرو کہ رب کریم راضی رہے، سرکارِ ﷺ راضی ہوں، اہل بیت اور اللہ کریم کے پیارے راضی ہوں تو پھر کوئی فکر نہیں۔ ہمیں تو اپنے اچھے بُرے کا کوئی پتہ ہی نہیں۔ اپنے دل ایک دوسرے کے لیے کشادہ کرو، ایک دوسرے سے پیار کرو۔

حضرت صاحبِ کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ سے لوگ اپنے مسائل کے لیے وظیفے پوچھا کرتے تھے تو آپ صرف درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ ابھی چند روز پہلے ایک چیز میری نظر سے گذری کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ سرکار! اگر میں ذکر اور وظیفہ کا سارا وقت صرف آپ پر درود شریف پڑھا کروں تو یہ کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایسا کرو تو اللہ کریم سارے غم دور کر دے گا۔ درود شریف کی کثرت کیا کرو۔ ہم صرف فضل کے طالب ہیں۔ جتنا عمل ہو سکے، کرو، مگر اُمید فضل کی رکھو۔ اہل بیت اطہار سے پیار کرو۔ آج غم منانے اور تجدیدِ عہد کرنے کا دن ہے۔ دعا کیا کرو کہ ہم حسینی بنیں کیوں کہ جو حسینی بن گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا ہو گیا اور جو نبی پاک ﷺ کا ہو گیا وہ اللہ کا ہو گیا۔ اللہ کریم ہم سب کو اہل بیت اطہار کی محبت نصیب کرے۔ آمین

مُرشد کی یادیں

حضور شیخ المشائخ، فخر و نماز گنج کرم، جانشین گنج کرم، امام و پیشوائے سلسلہ عالیہ طیبیہ

بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری

بابا جی حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔ جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔ یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔ تو پھر چلیے! اس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن و منور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیبی

مجدری نقشبندی

بعض علمائے کرام اہل بیت اطہار کی محبت کو جزو ایمان بتاتے ہیں مگر میں نے حضور

شیخ المشائخ بابا جی رحمہ اللہ کی زبان پُر تاثر سے کئی مرتبہ یہ بات سُنی کہ اہل بیت اطہار کی محبت ایمان کا جز نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ بابا جی رحمہ اللہ ہمیشہ اس بات کی تاکید فرماتے کہ اگر ایمان کی سلامتی چاہیے تو اپنے دل میں اہل بیت اطہار کی محبت گُٹ گُٹ کر بھر لو۔ آپ نے جہاں گھر گھر محفل میلاد سجانے کی دعوت کو باقاعدہ ایک تحریک بنایا وہاں اس بات کو بھی یقینی بنایا کہ محرم الحرام اور صفر المظفر کے دونوں مہینوں کے دوران امام عالی مقام علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی یاد منائی جائے، غم کا اظہار کیا جائے، مصائب اہل بیت کا ذکر کیا جائے اور آل رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شہادتِ امام عالی مقام علیہ السلام کے فلسفہ، مقصد اور سبق سے آگاہ کیا جائے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمہ اللہ نے جس طرح اسلامی عقیدہ کے توازن اور اعتدال کی تعلیم و تربیت سے اپنے مریدین اور معتقدین کو متصف فرمایا، یقیناً رہتی دنیا کے لیے ایک عظیم مثال ہے۔ اس بات کمال اندازِ تربیت کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ اس میں بال برابر بھی افراط و تفریط کا عمل دخل نہیں تھا، تو یہ ہرگز مبالغہ نہیں بلکہ عین حقیقت ہے۔ آج میرے جیسے بیشمار لوگ بانگِ دہل کہہ سکتے ہیں کہ انہیں بابا جی رحمہ اللہ کی طرف سے ایک عظیم رُشد و ہدایت کی نعمت میسر آئی جس پر بلاشبہ فخر کیا جاسکتا ہے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمہ اللہ کی محفل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان بھی بیان کی جاتی اور اہل بیت اطہار کی محبت، ادب، احترام اور عقیدت کا درس بھی جاری و ساری رہتا۔ آپ کئی مرتبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اہل بیت اطہار کی محبت کے بغیر ایمان سلامت ہی نہیں رہ سکتا۔ ایک مرتبہ آپ نے محفل میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”یاد رکھو جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گستاخ ہو وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی ذلیل و خوار ہوگا۔ اس طرح جو اہل بیت پاک علیہم السلام کا گستاخ ہو، وہ بھی دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے اور موت کے وقت اُس کی شکل مسخ ہو جاتی ہے۔“

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ محرم الحرام کے ایام بعینہ اُسی طرح گذارا کرتے تھے جس طرح آپ کے آباؤ اجداد حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے ابا جان سید الاولیاء بابا جی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ اور انداز تھا۔ بعض لوگ جن میں علماء بھی شامل تھے، نئی نئی تحقیق لے کر آتے اور حوالوں کے ساتھ بتانے کی کوشش کیا کرتے تھے کہ محرم کے ایام میں اگر شادی کر لی جائے یا کوئی خوشی کا کام کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ورنہ یہ ایک بدعت کی شکل ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ایسے تمام مشورے اور باتیں مکمل طور پر مسترد کر دیتے اور کسی طرح بھی ان کو درخور اعتناء (قابل توجہ) نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ محبت و عشق کی بناء پر اگر ہم بعض ایسے کاموں سے رُک جائیں کہ جن کی انجام دہی میں حرج نہیں تو یہ بالکل جائز ہے کہ اپنی منشاء سے نہ کیے جائیں۔ بہر حال یہ اپنی مرضی کی بات ہے اور اصل بات تو محبت ہے، اصل بات عشق و عقیدت ہے۔ آپ نے چند بار کسی عالم کا حوالہ دیا جس نے اپنی بیٹی کی شادی جان بوجھ کر محرم والے دن صرف اس بناء پر کی تھی کہ چونکہ لوگ عموماً محرم کے دن شادی کرنا مناسب نہیں سمجھتے تو اُس نے اپنے سر پہرا ہونے کی بناء پر یہ حرکت سرانجام دی تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ پھر چند دن کے بعد ہی اُس کی بیٹی طلاق لے کر گھر واپس بھی آ گئی تھی۔ اللہ کے محبوبوں کی بارگاہ میں اکڑنا اور ٹیڑھے پن کا مظاہرہ کرنا کسی بے عقل کا کام تو ہو سکتا ہے مگر ایک مومن مسلمان محبت والے کو ہرگز روا نہیں، کسی صورت منظور نہیں ہوتا۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ یاد کر بلا اور غم اہل بیت اطہار کی وجہ سے محرم کے ایام میں کسی کا خوشی منانا، شادی کرنا، نئے کپڑے پہننا، شدید ضرورت سے ہٹ کر کسی نئی چیز کا خریدنا، شادمانی کی کسی بھی تقریب کا منعقد کرنا، چراغاں کرنا اور غم و افسوس کے برعکس کوئی عمل کرنے پر سخت رنجیدہ و کبیدہ خاطر ہو جاتے اور انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ ایسا کوئی بھی امر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو سخت غمگین، افسردہ اور غضبناک کر دیتا۔ کئی کئی دن تک تاسف کا اظہار

فرماتے اور ہر ایک مرید و معتقد کو بار بار اصلاح کرنے کی تاکید و ہدایت فرماتے۔

حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ محرم کے ابتدائی ایام غم کی تصویر بن کر گذرا کرتے تھے۔ اہل بیت اطہار کا ذکر خود بھی کیا کرتے تھے اور اپنی محفل میں موجود اہل علم و فکر اور علمائے کرام سے بھی اس موضوع پر بات چیت کرنے کی طلب و خواہش ظاہر فرماتے۔ کئی مرتبہ آپ اپنے دادا جان، حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیتے کہ محرم و صفر کے دنوں میں جب حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تو آپ واقعات کر بلا بیان کرتے ہوئے اس قدر زیادہ گریہ وزاری فرماتے کہ آپ کے پاس موجود رومال (کپڑے کا خرچہ) بھیگ جایا کرتا تھا۔ اسی طرح باباجی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابا جان سید الاولیاء، باباجی سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے کہ جب میرے ابا جی رحمۃ اللہ علیہ، امام عالی مقام علیہ السلام اور شہدائے کر بلا کا ذکر کرتے تو آپ بہت زیادہ گریہ فرماتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی گفتگو میں بھی کئی مرتبہ امام عالی مقام، حضرت امام حسین علیہ السلام کی شخصیت، کردار اور قربانی کے حوالے سے مثالیں دیتے اور سمجھاتے تھے کہ ہمیں واقعہ کر بلا سے زندگی کے ان گنت پہلوؤں کے بارے میں ہدایت و رہنمائی ملتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی کردار سازی کرو تو پھر اس کے لیے امام عالی مقام، امام حسین علیہ السلام کا طریقہ دیکھو، جس طرح آپ نے کردار سازی کا سبق دیا، بے مثل و باکمال ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کر بلا میں اپنی قربانی سے صبر و رضا، استقامت، باطل کے خلاف ڈٹ جانے کا درس دینے کے لیے خود عملی طور پر کر کے دکھایا حالانکہ اگر امام عالی مقام علیہ السلام چاہتے تو محض تقریر و درس میں بیان کرتے، زبانی ارشاد فرما دیتے اور کر بلا کے حادثے کو ٹالنا چاہتے تو بالکل ممکن تھا، آپ یہ کر سکتے تھے، لیکن حقیقی اور اصل کردار سازی کرنا چاہیں تو نہ کہنے سے ممکن ہے، نہ سننے، دیکھنے یا بولنے سے بلکہ کردار سازی عملی طور پر کر کے دکھانے سے ہوتی ہے چنانچہ امام حسین علیہ السلام نے عملی طور

پر کر کے دکھایا کہ مشکل وقت میں امتحان لیا جائے تو صبر کس طرح کرنا ہے۔

اسی طرح حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ چھوٹے چھوٹے معاملات پر الجھ جاتے ہیں، لڑنے لگتے ہیں لیکن بڑے بڑے معاملات میں ہم جھک جاتے ہیں جبکہ ہمیں چھوٹے چھوٹے معاملات پر معاملہ فہمی کر لینی چاہیے۔ ورنہ یہ چیز کمزوری کی علامت ہے۔ عظیم لوگ اس طرح نہیں کرتے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ہمیں اس نکتے پر بھی درس دیا ہے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکومت کرنے کے معاملے پر اختلاف ہوا تو نہ صرف آپ کے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام نے معاملہ فہمی کر لی بلکہ آپ نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے صحابی رسول ہونے کی وجہ سے اختلاف نہیں فرمایا اور معاملہ فہمی کر لی تاکہ لڑائی جھگڑا نہ ہو، اسلام اور مسلمانوں کا نقصان نہ ہو، ناحق خون بہانے سے گریز کیا جائے، اسی لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ یعنی حکومت اور تاج و تخت حضرت امام حسین علیہ السلام کے نزدیک ایک ایسا معاملہ نہیں تھا کہ جس کے لیے میدان جنگ میں اُتر جائے اور لڑائی جھگڑا کیا جائے جبکہ مسلمان بھائیوں کے خون کی حفاظت اور لڑائی جھگڑے سے احتراز آپ کے نزدیک زیادہ ضروری امر تھا۔ تاہم جب بات یزید کی بیعت پر آن پہنچی، جب نیکی کے مقابلے میں بدی کو تسلیم کرنے کا مرحلہ درپیش آیا، جب سچائی، پاکیزگی، طہارت، تقدس اور اسلام کی بقاء کا مسئلہ درپیش ہوا تو پھر اصولی موقف پر ڈٹ گئے، جب امام حسین پاک علیہ السلام کے سامنے اصولی موقف آیا تو اُس وقت کتنے بڑے چیلنج تھے اور کتنے بڑے معاملات بظاہر سدھر سکتے تھے، خواتین بھی ساتھ ہیں، بچے بھی ساتھ ہیں، معمر لوگ بھی ساتھ ہیں، بیعت کے علاوہ ہر مصلحت کے لیے بھی تیار ہو گئے لیکن جب اصولی موقف ٹوٹنے کا خدشہ پیدا ہوا تو آپ کس طریقے سے ڈٹ گئے! اور پورے خاندان کی قربانی کے بعد بھی اُس اصولی موقف کے سودے پر اپنے سر کو نہیں جھکایا، دنیا کو بتایا کہ جہاں کہیں کوئی اصول کے ساتھ ٹکرا جائے تو پھر مقابلہ کرنے، آل و نسل اور خون کی قربانی دینے کے لیے خواہ نواسہ رسول ہی کیوں نہ ہو، خواہ کتنی ہی معتبر

شخصیت کیوں نہ ہو، یعنی وہ ہستی جو نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر کھیتی رہی، پھر بھی وہ اپنی جان کو قربان کرتے ہیں، اپنی اولاد کو بھی قربان کر دیتے ہیں لیکن حق و سچ اور اسلام کو بچانے کے لیے اصولی موقف سے ذرہ بھر پیچھے نہیں ہٹتے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی عظیم نکات پر درس دیتے ہوئے واقعہ کر بلا اور اہل بیت اطہار کی مثال دی۔ اسی ضمن میں آپ نے ایک اور نکتے عجز و خودی کے بارے میں بیان فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام عجز و انکساری اور خودی کی عظیم خوبیوں سے مالا مال تھے۔ جب کوفہ کی طرف جاتے ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام کو راستے میں یزیدی فوج نے روکا تو بات چیت کے دوران سالار لشکر نے توہین آمیز لہجہ اختیار کیا، گھوڑے کی لگام پکڑ لی، لگام کو جھٹکے دے کر بات کی، یزید کی طرف سے سخت سزا کی دھمکی دی، غور کریں کہ جو امام پاک علیہ السلام مدینہ میں خلیفہ وقت کو منبر سے اٹھا دیتے ہیں اور خلیفہ وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن تک نہیں کرتے، اللہ کے محبوب نبی ﷺ نے جن کے ناز اٹھائے ہوں، اُن کے ساتھ گستاخانہ رویہ اپنایا گیا مگر آپ نے عجز و انکساری کے ساتھ برداشت کیا، اُس وقت تلوار نہیں نکالی، سختی و بے ادبی کرنے والے کو سزا نہیں دی بلکہ تکبر کی نفی فرمائی، عاجزی کا اظہار کیا، حتیٰ کہ معاملہ فہمی کی کوشش فرمائی مگر جب یزیدیوں نے کہا کہ یزید کی بیعت کرنا ہوگی تو چونکہ اب معاملہ پورے اسلام کا تھا لہذا آپ نے خودی کے بلند مقام پر فائز ہو کر صاف انکار فرمادیا اور پھر اتنی عظیم خودی کا اظہار فرمایا کہ ایک ایک کر کے آل اولاد، گھر والے، رشتہ دار، سب شہید ہو گئے مگر باطل کے سامنے اپنا سر نہیں جھکایا۔ شاید یزیدیوں کا خیال تھا کہ کسی نہ کسی مرحلے پر امام حسین علیہ السلام کی خودی ٹوٹ جائے گی اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے مگر امام عالی مقام علیہ السلام نے اپنا پورا کنبہ شہید کروا لیا لیکن یزید کی بیعت قبول نہیں کی، باطل کے سامنے جھکے نہیں، یہی خودی ہے اور دنیا کے لیے حضرت امام حسین علیہ السلام کی ذات پاک مثال بن گئی کہ بیک وقت عاجزی اور خودی کی انتہاء کا کیسا خوبصورت امتزاج ہے۔

اہل بیت اطہار کی ناموس، عزت، عنترت، محبت، عقیدت اور جانثاری کے حوالے سے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمہ اللہ جس قدر غیور، حیاء دار اور رکھوالے تھے، میں نے اپنی زندگی میں کسی اور کو نہیں دیکھا۔ لوگ مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں، معاملہ فہمی کی آڑ لے لیا کرتے ہیں، معاشرتی قانونی حوالے یاد کرنے لگتے ہیں مگر حق گوئی و بے باکی پر ڈٹ جانے کی شان میں نے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمہ اللہ کی ذاتِ مطہرہ میں دیکھی۔ اس ضمن میں ایک واقعہ جو میرے بچپن میں رونما ہوا مگر آج وہ تاریخ کا حصہ بن چکا ہے جس کی نظیر ماننا انتہائی مشکل ہے۔ مجھے یہ واقعہ جناب پیر قاری مشتاق احمد طیبی رحمہ اللہ نے خود اپنی زبانی سنایا جب کہ میں نے یہ واقعہ اپنے آباؤ اجداد کے گاؤں ”باجڑہ گڑھی“ میں بھی کئی مرتبہ سنا۔ اسی گاؤں میں میرے والد گرامی ”ملک نصر اللہ خاں اعوان“ (سیکرٹری صاحب) کی پیدائش ہوئی اور انہوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔

چونکہ یہ گاؤں بربل سرک آباد ہے، اس لیے ایک بڑا اور مرکزی گاؤں ہے جس میں ہائی سکول سمیت کئی دکانیں بھی ہیں اور لوگ دیگر چکوک سے یہاں آ کر اشیاء کی خریداری بھی کرتے ہیں۔ اس گاؤں میں آباد زیادہ تر لوگ اعوان قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوان قوم کی تاریخ ہے کہ یہ اہل بیت اطہار کے ساتھ وفا، محبت اور جانثاری میں کسی سے پیچھے نہیں رہتے چنانچہ اعوانوں کے لاتعداد گھرانے اہل تشیع سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ باجڑہ گڑھی میں بھی تقریباً نصف سے زیادہ گھرانے اہل تشیع فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جب کہ اہل سنت کے نمایاں خاندان حضرت صاحب کرمان والے رحمہ اللہ کے مرید و معتقد تھے۔ یہاں حضرت صاحب کرمان والے رحمہ اللہ کے ایک خادم خاص جناب مولوی مقصود احمد صاحب رحمہ اللہ بھی رہائش پذیر تھے۔ مولوی مقصود احمد رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ عقائد اہلسنت کی ترویج و اشاعت میں بسر کیا۔ ”باجڑہ گڑھی“ میں اہل تشیع کی آبادی اگرچہ خاصی تعداد میں پائی جاتی تھی مگر یہاں ”امام بارگاہ“ موجود نہیں تھی چنانچہ اہل تشیع بھی اہل سنت کی مسجد میں ہی نماز پڑھا کرتے

تھے۔ عمومی طور پر امن قائم تھا لیکن بعض مخالف شریپند کبھی کبھار مختلف بہانوں سے فتنہ پھیلا کر مسجد پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے لیکن مولوی مقصود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں سے ہر بار اُن کے مذموم ارادے ناکام بنا دیئے جاتے تھے۔ اس جدوجہد اور کشمکش میں کئی مرتبہ مولوی مقصود احمد صاحب اور دیگر اہل سنت کے افراد کو جیل بھی جانا پڑا مگر انہوں نے کسی موقع پر بھی صبر اور استقامت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اس جہاد میں اہل حق کو بہت ساری تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن ہر موقع پر وہ اپنے مرشد حضرت صاحب کرام والے رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم اور دعا سے اپنے حوصلے قائم و دائم رکھتے رہے اور مخالفین کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملاتے رہے۔ مولوی مقصود احمد صاحب اہل سنت و جماعت کو پوری طرح متحرک رکھنے کی کوشش کرتے جبکہ شریپند اُن کو پریشان کرنے کیلئے طرح طرح کی شرارتیں کرتے۔ کبھی مسجد کی دیواروں پر اہل تشیع کے عقائد کے حق میں تحریریں لکھ دیتے۔ کبھی مسجد میں 10 محرم الحرام کا جلوس یحجانے کی کوشش کرتے۔ بالآخر ایک واقعہ رونما ہوا جس کا میں نے ذکر کیا ہے، اور پھر حالات ایسے پلٹے کہ آج ”باجڑہ گڑھی“ میں اہل سنت کی تعداد کثرت میں بدل چکی ہے۔

چونکہ مسجد کا انتظام والصرام مولوی مقصود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا چنانچہ اُنہوں نے ایک مرتبہ مسجد میں رنگ و روغن کروایا تو مسجد کی پیشانی پر چاروں صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے اسمائے مبارکہ لکھوائے اور درود شریف بھی لکھوایا۔ جیسا کہ ہر مسجد پر ایسی عبارات لکھنے کا عام رواج بھی ہے۔ مخالف فرقہ کے لوگوں نے جب حضرات شیخین اور خلفائے راشدین کے نام لکھے ہوئے دیکھے تو اُنہوں نے شرارت کرتے ہوئے جان بوجھ کر خلفائے راشدین کے نام مٹا دیئے اور عبارت پر رنگ کر دیا۔ جب مولوی مقصود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اہل سنت کے افراد سے بات چیت کی اور مخالف فرقے کے لوگوں کی اس حرکت سے آگاہ کیا۔ بعض افراد نے مخالف فرقے کے لوگوں سے شکایت کی تو اُنہوں نے اس بات پر اُلٹا جھگڑا شروع کر دیا کہ مسجد میں خلفائے

راشدین کے نام کیوں لکھے گئے۔ اہل سنت کے لوگ اور مولوی مقصود احمد رحمۃ اللہ علیہ اس حرکت پر سخت غضبناک ہوئے کہ مخالف فرقہ والوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ادب کا پاس رکھا اور نہ ہی اہل بیت کرام کی شان کا خیال کیا۔ ادھر مولوی مقصود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب معاملہ حد سے بڑھتا ہوا دیکھا تو ایک خط میں تمام ماجرہ درج کر کے حضور شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف اوکاڑا لکھ بھیجا۔ مذکورہ خط حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ گیا اور سارا معاملہ آپ کے علم میں آیا تو آپ گڑھی شاہو، لاہور تشریف فرما تھے۔ سارا معاملہ علم میں آتے ہی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سخت ناراض ہوئے اور غضبناک ہو کر فرمایا کہ ہمارے ہوتے ہوئے خلفائے راشدین کی شان میں گستاخی کی جائے اور ہم یہاں بیٹھے رہیں! چنانچہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اُسی وقت کھڑے ہوئے جب کہ جوتے تک نہیں پہنے اور گھر سے باہر نکل کر سڑک پر ننگے پاؤں چل پڑے۔

پیر قاری مشتاق احمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بھاگ اٹھا اور آوازیں دے کر آپ کے ڈرائیور اور خدام کو گاڑی لانے کے لیے کہنے لگا۔ ڈرائیور بلی نے جلدی سے گاڑی نکالی اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے روانہ ہوئے، کئی مرتبہ درخواست کرنے کے بعد بابا جی رحمۃ اللہ علیہ گاڑی پر سوار ہوئے اور جوش کے ساتھ فرمایا کہ کسی جگہ گاڑی مت روکنا، بس سیدھا باجڑہ گڑھی گاؤں لے چلو۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ باجڑہ گڑھی گاؤں پہنچ کر اُس مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ نے پیر قاری مشتاق احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرمایا کہ سپیکر آن کریں اور پھر خود اعلان کیا کہ میں ”سید میر طیب علی شاہ بخاری، حضرت صاحب کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کا پوتا“ یہاں مسجد میں بیٹھا ہوں اور خلفائے راشدین کے نام اور درود شریف لکھ رہا ہوں۔ جسے اس پر اعتراض ہے، وہ مسجد میں آجائے۔ پھر پیر قاری مشتاق احمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ سپیکر پر نعت و منقبت پڑھتے رہیں اور اسمائے مبارکہ لکھ جائیں گے۔ مسجد سے اعلان

ہوتے ہی گاؤں میں جیسے کہرام مچ گیا۔ اہل سنت لوگ اور حضرت کرامؑ والا شریف کے مریدین و عقیدتمند بھی مسجد کی طرف بھاگ اُٹھے کیوں کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس طرح اچانک حضور شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُنکے گاؤں اور مسجد میں تشریف لے آئیں گے چنانچہ لوگوں کا ایک ہجوم مسجد کے اندر اور باہر اکٹھا ہو گیا جب کہ مخالف فرقہ کے زیادہ تر لوگ گھروں میں چھپ گئے یا گاؤں سے بھاگ گئے اور کچھ شرمساری کے ساتھ سر جھکائے مسجد کے باہر آ کر کھڑے ہو گئے اور معافی کے طلبگار ہوئے۔ خلفائے راشدین کے اسمائے مبارکہ اور درود شریف کی تحریر دوبارہ لکھی گئی اور پھر وہاں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں شری پسندی اور گستاخی کی کھلے لفظوں میں مذمت کی گئی۔ مخالف فرقہ کے سرکردہ لوگ معافی مانگنے آئے اور اس واقعہ کے بعد باجڑہ گڑھی میں حضور شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت کے سب لوگ معترف ہو گئے۔ مخالف فرقہ کے لوگوں کے حوصلے ایسے پست ہوئے کہ پھر دوبارہ انہوں نے چھوٹی موٹی حرکت بھی نہ کی بلکہ اُس فرقے کے زیادہ تر لوگ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بن کر تائب ہو گئے۔ یہ واقعہ بعض اخبارات و رسائل میں بھی شائع ہوا جس سے عقائد باطلہ کی خوب سرکوبی ہوئی۔ علاقے بھر میں حضور شیخ المشائخ، بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت کے تذکرے ہونے لگے۔ ہر گاؤں سے نوجوان حضرت کرامؑ والا شریف روحانی وابستگی کی غرض سے آنے لگے اور رشد و ہدایت، رہنمائی اور اصلاح کے لیے حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے دامن کرم سے وابستہ ہونے لگے۔ اس علاقے اور گاؤں باجڑہ گڑھی کے لوگ اپنی محافل میں حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ سے منسوب نعرے لگانے لگے جن میں سے ایک نعرہ ”نام بھی طیب، کام بھی طیب۔۔۔ میر طیب، میر طیب“ آج بھی زبان زد خاص و عام ہے۔ تاہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیات مبارکہ میں یہ نعرہ لگانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

پیر عبد العظیم قریشی رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات شاہ سلیمان تونسویؒ

☆ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمہ تن دنیا کمانے میں لگ جائے وہ بد بخت ہے اور جو کوئی ہمہ تن آخرت کے کام میں مشغول ہو وہ نیک بخت ہے اور جو کوئی کچھ وقت اپنے اور اپنے اہل و عیال کی روزی کے لیے کسب دنیا میں صرف کرے اور باقی وقت حق تعالیٰ کی یاد میں گزارے وہ بھی نیک بخت ہے لیکن کامل وہی ہے جو اپنے سارے اوقات اپنے مولا کی یاد میں صرف کرے اور تمام اسباب سے قطع نظر کر کے مولا پر توکل کرے کیونکہ بغیر توکل کے مرتبہ ولایت حاصل نہیں ہوتا۔

☆ فرمایا کہ جب سالک اپنے شیخ کی زیارت کو جائے تو چاہیے کہ اس کے پاس ہی قیام کرے کیونکہ صحبت سے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ شیخ کی صحبت کے ساتھ اس کا ادب بھی ملحوظ رہے کیونکہ بغیر ادب کے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور اگر اپنے شیخ کے مزار کی زیارت کے لیے جائے تو بھی اپنے شیخ کے مزار کے قریب قیام کرے اور شہر میں نہ ٹھہرے تاکہ اسے کچھ حاصل ہو۔ صرف شیخ کے شہر میں ٹھہرنے سے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ آپ نے فرمایا کہ عورت کے واسطے نہ پیغمبری ثابت ہے نہ عہدہ قضاء، نہ بیعت لینا اور نہ سجادہ نشینی۔ مگر باوجود اس کے حاجی شیخ احمد کی موجودگی میں جو کہ ایک مرد صالح اور لائق سجادگی تھے، حکومت خراسان نے دنیا کے لالچ کی وجہ سے بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند سجادگی پر ایک عورت کو مقرر و مسلط کر دیا اس روز سے شاہ خراسان کے حکم میں خلل

ظاہر ہوا۔ اس لیے کہ بعض مردان کامل نے دیکھا کہ صاحب مزار، مزار سے سینے تک باہر آ کر فرماتے ہیں کہ ان کتوں کو مار مار کر یہاں سے نکال دو۔ عورتوں کو مسند سجادی پر انہی خراسانی حکام کے حکم سے بٹھایا گیا تھا۔

☆ نیز فرمایا کہ آدمی کا کوئی دشمن نفس امارہ سے زیادہ سخت نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہر دشمن متابعت اور تواضع کے ذریعے مطیع ہو جاتا ہے۔ بخلاف اس کے کہ یہ متابعت اور پیروی کرنے میں دشمنی میں زیادہ قوی ہو جاتا ہے اور انسان کو گناہوں کے سمندر میں اوندھا ڈال دیتا ہے اور آدمی کو اپنی زندگی سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے جب اپنے نفس کو بڑھاتا ہے تو اس کی پیروی میں اپنی زندگی تک کو برباد کر دیتا ہے۔ نفس کے سخت دشمن ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرا دشمن تو کبھی کبھار سامنے آتا ہے۔ اس لیے اس کا خطرہ بھی کبھی کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں لیکن نفس سے مرتے دم تک ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ ہر لمحہ آدمی کے پہلو میں موجود ہے۔

☆ فرمایا کہ ہر شے کی اپنے وقت پر قدر ہوتی ہے چنانچہ پانی کی قدر گرمیوں میں معلوم ہوتی ہے۔ گرمیوں میں اگر ایک دو وقت روٹی نہ ملے تو آدمی صبر کر سکتا ہے لیکن اگر پانی نہ ملے تو جان لبوں تک آ پہنچتی ہے اور پیاس پر صبر نہیں ہو سکتا اور چونکہ سب چیزوں سے زیادہ پانی کی احتیاج بہت ہوتی ہے اس لیے حق تعالیٰ نے اس کو عام کر دیا ہے اگر پانی کی بھی قیمت ہوتی تو غریب لوگ مارے پیاس کے مر جاتے۔ اسی طرح آگ کی قدر سردیوں میں معلوم ہوتی ہے، غریب لوگ آگ کے بغیر سردیوں میں گزارہ نہیں کر سکتے۔

☆ ایک رات آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نیک درویش کا مال چور چرا کر لے گئے، اس درویش نے چوروں سے مال طلب کیا لیکن چوروں نے انکار کیا۔ درویش نے ان کے لیے بد دعا کی کہ تم کو چیونٹیاں کھائیں گی، اس کے بعد وہ چور جہاں بیٹھتے، چیونٹیاں ان کے گرد جمع ہو جاتیں، حتیٰ کہ ان کو ہلاک کر دیا۔

محمد حماد اعوان طیبی

رب کی مانوں یا مولوی کی؟

مرزا قادیانی کذاب کی ایک مومن پر فتح و شکست کا ذمہ دار اولین حربہ ”شک“ پیدا کرنا ہی ہے۔ یعنی قادیانیت دراصل شیطانیت ہی کی وہ شاخ ہے جو اسلام کے مقدس نام اور شعائر کی چوری شدہ وردی میں ملبوس ہو کر بالخصوص ایمان پر ڈاکہ ڈالتی ہے۔ زیر نظر تحریر قادیانیت کی فتنہ انگیزی سے متعلق ایک عجیب واقعہ اور اس کے انتہائی حساس اور خطرناک پہلو سے خبردار کرتی ہے۔

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ قادیانی اپنے پھندے میں غیر مسلموں کے علاوہ مسلمانوں کو پھنسانے کے لئے بھی ہر وقت متحرک رہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ان کا ہدف ترجیاً باصلاحیت مسلمان نوجوان ہوتے ہیں جن کو مختلف حربوں اور داؤ بیچ سے قابو کرنے کی شیطانی کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ نوجوان اکثر ابھی اعتقادی سطح پر بھی اور علوم دین میں بھی اتنے پختہ نہیں ہوتے لیکن ضروری نہیں کہ صرف مغالطہ آمیز مباحث کے ذریعے ہی قادیانی اپنے ہدف کو تذبذب میں ڈال کر قائل کرنے کا کام کریں بلکہ کسی پرکشش پیشکش کے ذریعے اس کی ذاتی زندگی میں عملی مداخلت بھی کرتے ہیں حتیٰ کہ شیطانی و سفلی اقدامات کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ البتہ ان کے دجل و فریب کی پہچان کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ وہ ایک ہی بنیادی نکتہ ہے جس پر وہ لازمی حملہ آور ہوتے ہیں اور وہ مدنی آقا جناب رسول کریم نبیؐ آخر الزمان علیہ التحیۃ والسلام کی ذات مقدسہ پر مسلمان کا مکمل غیر مشروط ایمان ہے کہ اگر ان کا

مسلمان شکار خدا نخواستہ ذرہ برابر بھی اس میں متزلزل ہو جائے تو ان کی مذموم کوشش کامیاب ہو جاتی ہے لیکن اس کے لئے یہ شاطر بہت غیر محسوس طریقے اپناتے ہیں کہ شکار کو شبہ بھی نہ ہو پائے اور جال میں بھی مکمل جکڑ لیا جائے۔

قادیانی کبھی بھی براہِ راست مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت نہیں دیتے۔ وہ پہلی کوشش میں مسلمانوں کو آقا نبی ﷺ کی آخر الزماں ذات گرامی اور مقام نبوت کے بارے شک و شبہ میں ڈالتے ہیں۔ منافقانہ عمدہ اخلاق، کینہ سے لبریز نرم خوئی اور جھوٹی دریا دلی کا لبادہ اوڑھ کر سادہ مسلمانوں کو اس طرح زہر پلاتے ہیں کہ ایک عام مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے تعلق دار مسلمانوں سے عموماً ایسا سوال کرتے ہیں کہ جس میں بظاہر عقیدہ ختم نبوت اور انبیاء کرام علیہم السلام اجمعین کے خلاف گستاخی یا کفر کا کوئی پہلو دکھائی نہیں دیتا یہی وجہ ہے کہ ایک عام مسلمان ان کی چال بازی کو سمجھنے میں اکثر ناکام ہو جاتا ہے۔ قادیانی مبلغ اپنے بظاہر معمولی لیکن خطرناک سوالات سے کیسے زہر پلاتے ہیں؟ ان کی دعوت کا آغاز کیسے ہوتا ہے، شک و شبہ میں کیسے ڈالتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے، آئیے ایک مشہور واقعہ سے اس کو دیکھتے ہیں۔

پنجاب کے ایک دیہات میں حسین خوبرو قادیانی لڑکی شادی کے بہانے ایک مسلمان فوجی آفیسر کو پیش کی گئی۔ (چونکہ قادیانی سے نکاح جائز ہی نہیں، لہذا اصولی طور پر یہ زنا کی بدترین شکل ہے) اس فوجی آفیسر نے ”شادی“ کی حامی بھرنے سے پہلے ایک شرط رکھی کہ وہ کبھی بھی قادیانیت قبول نہیں کرے گا! قادیانیوں نے اس کی ہر شرط مان لی اور لڑکی فوجی آفیسر کے ساتھ رخصت کر دی گئی۔ شادی کے بعد درشتے ناطے میں آنا جانا لگا رہا اور نرمی سے فوجی آفیسر کو مائل بھی کیا جاتا رہا۔

ایک مرتبہ لڑکی کے قادیانی ماں باپ کے گھر ان کے ”بڑے پادری“ کسی خاص تقریب میں مدعو تھے۔ وہاں ان کی ملاقات اس فوجی آفیسر سے بطور خاص کرائی گئی جو اس سے

بڑے پیار سے پیش آئے۔ باتوں باتوں میں اُس نے کہا کہ ”آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے، تو نہ مانیں، لیکن ہماری ایک بات قبول کیجئے، آپ استخارہ کر لیں، کہ آیا نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے یا نہیں ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی سچا نبی ہے یا نہیں ہے؟“

فوجی کوزر ہر پلایا جا رہا تھا مگر اُسے پیتے ہوئے احساس تک نہیں ہوا کہ باتوں باتوں میں وہ زہر کا پیالا چڑھا چکا ہے۔ چونکہ استخارہ کرنا اس کے معمولات میں تھا لہذا مروت میں اس نے کوئی حرج نہ جانے ہوئے استخارہ کرنے کی حامی بھر لی! رات کو استخارہ کیا تو خواب میں نظر آیا کہ مرزا غلام قادیانی کسی مقدس مقام پر ”نبی“ بنا ہوا موجود ہے اور اس کے آس پاس لوگ جمع ہیں۔ صبح اُٹھا تو اپنے کئے ہوئے ”استخارے“ کے مطابق اُس نے قادیانیت کو قبول کر لیا۔

وہ محض خود بے ایمان نہیں ہوا بلکہ اس نے باقاعدہ مرزے کی نبوت کی دعوت دینا شروع کر دی اور اپنے بیشتر خاندان کو مرزا قادیانی کا پیروکار بنا ڈالا۔ اس کا نکتہ یہ تھا کہ اس نے خود غیبی نشانی دیکھی ہے! جو مسلمان عالم بھی اسے دعوت حق دیتا تو وہ کہتا میں نے کسی قادیانی کی دعوت پہ مرزے کو نبی نہیں مانا۔ میں نے باقاعدہ استخارہ کیا ہے اور استخارے میں مجھے قادیانی بطور نبی دکھلایا گیا ہے اور خواب میں قادیانیت کو پرکھنے کا موقع ملا ہے۔ سارے علماء اس کی ہٹ دھرمی پر بے بس تھے۔ جب کوئی عام عالم اسے دلیل سے مطمئن نہ کر سکا تو وہ تنگ آ کر علماء سے ملنا ہی چھوڑ گیا۔ بالآخر ایک موقع پر چناب نگر کے جلسے میں مولانا یوسف لدھیانوی تشریف لائے، اُن کا ختم نبوت کی خدمت میں شہرہ تھا اور یہ فوجی آفیسر اس زعم میں اُن سے ملنے کو تیار ہو گیا کہ اس بڑے مولوی کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ مولانا سے جب فوجی آفیسر نے اپنا قضیہ بیان کیا کہ وہ کسی کی دعوت یا کسی لالچ میں قادیانی نہیں ہوا بلکہ وہ خود دیکھی ہوئی دلیل سے متاثر ہو کر قادیانی ہوا ہے۔ اس نے باور کرایا کہ استخارہ اللہ سے مشورہ ہے، میں نے رب کے ساتھ مشورہ کیا جس کا حکم اسلام میں ہے تو اللہ نے مجھے مرزا قادیانی کو نبی دکھلایا۔ اب میں رب کی مانوں یا مولویوں کی؟ یعنی جو کچھ اللہ نے مجھ سے خود خواب میں دکھایا، وہ چھوڑ کر مولویوں کی بات کیسے

مان لوں؟ یوسف لدھیانوی صاحب نے اس کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: میاں! جب تم نے استخارے کی ٹھان لی تو گویا تمہیں ”شک“ ہو گیا کہ سید الامرار ﷺ آخری نبی ہیں بھی یا نہیں؟ تمہیں اگر یقین کامل ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ کی ذات ہی آخری نبی ہیں اور کوئی نبی آہی نہیں سکتا تو استخارے کے لیے ہرگز تیار نہ ہوتے چنانچہ جیسے ہی تم نبی اکرم ﷺ کی ذات میں شک سے گزرے تو تم مسلمان ہی نہیں رہے اور کافر ہو گئے، اب چونکہ نبی اکرم ﷺ کی ذات میں شک کرنا بھی کھلا کفر ہے لہذا حالت کفر میں تو تمہیں مرزا قادیانی ہی نبی نظر آتا تھا۔

یہ دلیل سننے ہی فوجی آفیسر خوف کے ساتھ لرز اٹھا، پسینے میں تر بتر ہو گیا، پھر چونک کر اٹھا اور مولانا کے ساتھ لپٹ کر رونے لگا۔ اُس نے فی الفور توبہ کر کے دوبارہ کلمہ پڑھا اور پھر سے مسلمان ہوا۔

ذرا سوچئے! ابتداء کہاں سے ہوئی؟ کیسے فوجی آفیسر سے قرابت اختیار کی گئی اور کس طرح اس کو شک میں ڈالا گیا اور آخر انجام کیا ہوا؟ یہ تو اس کی خوش بختی تھی کہ اُسے ایمان کی دولت دوبارہ نصیب ہوئی اور اس کی آخرت بچ گئی وگرنہ کتنے ہی بدنصیب ایسے بھی ہوں گے جن کی عاقبت اس فتنے نے بے خبری میں مبرا دکردی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے حق سے رجوع کرتے رہنا عقائد و ایمان کی اصلاح کے لئے انتہائی ضروری ہے اور دینی صحبت یا تعلق سے محرومی فتنوں میں گھر جانے کا کتنا بڑا باعث ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قادیانی ٹولہ ہر ممکن سعی کرتا رہتا ہے کہ ہمارے علمائے دین کی بے جا عداوت کر داری کرے اور کسی طرح ہمیں اُن سے بے زاری میں مبتلا کر دے۔ آپ دیکھیں وہ اپنی اس کوشش میں کتنے آگے جا چکے ہیں کہ نئی نسل کی اچھی خاصی تعداد علماء سے تعلق رکھنے میں عار سمجھنے لگی ہے۔ یہ نادان نسل غیروں کی تمسخرانہ باتوں میں بات ملا کر اپنے ہی علماء کا مذاق اڑاتی ہے۔ ذرا سوچیں! جب ذہنی تاثر ایسا ہوگا تو وابستگی کی کیا امید رکھی جائے؟ آئیے! اب اکثر

قارئین کے ذہن میں استخارہ اور خواب سے متعلق اٹھنے والے ممکنہ سوالات کا جواب تلاش کرتے ہیں اور اس واقعہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں ایک مخصوص طریقے یعنی نوافل، تلاوت قرآن اور درود پاک کے خاص عمل سے استخارہ وضع فرمایا گیا ہے لیکن واضح ہو کہ یہ عمل صرف مسلمانوں کے لئے ہے یعنی جو ایمان کی شرط مکمل رکھتے ہیں صرف ان پر اس عمل کی افادیت کا اطلاق ہوتا ہے۔ رہی بات سائل کے خواب میں ایک کاذب کے نبی دکھائی دینے کی تو خواب صرف انبیاء کرام کے سو فیصد سچے ہوتے ہیں اس کے علاوہ بندوں میں سے جس پر اللہ چاہیں، جبکہ جھوٹے شیطانی خواب کسی بھی شکل اور موقع کے دکھائی دے سکتے ہیں۔

ایک حدیث پاک کے مطابق ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ شیطان انسانوں کے خواب اور Hallucinations (ہالوسس) میں خاص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی روپ اختیار کر سکتا ہے۔ اب ایک ایسے موقع پر جہاں کسی کے ایمان کا چراغ گل ہوتا دکھائی دے، وہاں شیطان لعین سے اس کی عملی معاونت اور مداخلت عین متوقع ہے۔ اس واقعہ میں جس فوجی افسر کا ذکر کیا گیا ہے، وہ پہلے ایک روایتی مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اور نماز، روزہ، وظائف و استخارہ اس کے معمول میں تھے۔ شومئی قسمت نسوانی حسن کے چکر میں پھنس کر اپنے شب و روز اس قادیانی لڑکی کے حوالے کر دیئے اور قادیانیوں سے قرابت اختیار کر لی۔ لہذا سازگار موقع آنے پر اس کے ایمان سے اصل کھیل کھیل گیا۔ آؤ بھگت کے منافقانہ ماحول میں انہیں ایک ایسی بات پیش کی گئی کہ جو بظاہر بڑی بے ضرر اور قابل امتحان تھی اور جسے اس نے خود پر کھنے کے زعم میں قبول کر لیا۔ تکنیکی اعتبار سے جب وہ شک کے کفر میں مبتلا ہوا تو اس کے لئے مسنون استخارہ کی حیثیت ہی ختم ہو گئی اور اپنے شیطانی خواب میں اس نے جو کچھ دیکھا، اُسے سچ مان کر وہ اپنے ایمان کی دولت گنوا بیٹھا۔ اللہ پاک ہمیں شیطان اور فتنہء قادیانیت سے اپنی پناہ اور ہدایت کی روشنی میں رکھے۔ آمین

محمد اویس ندیم بھٹی

تبلیغ مجدد کے اثرات

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ کے وسطی ایشیائی ریاستوں پر عمومی اور برصغیر ہندوستان پر خصوصی طور پر سیاسی، معاشرتی اور مذہبی اثرات مرتب ہوئے جن کو احاطہ تحریر میں لانا صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن بھی ہے۔

آپ نے اسلام کے دفاع کی جنگ اس قدر کامیابی سے لڑی کہ تمام مذاہب کے پیروکاروں پر واضح ہو گیا کہ ”دین اسلام“ ”امن کا دین ہے اور یہ محبت و اخوت کا پیغام دیتا ہے۔“ مختصر ایوں کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی تبلیغ کی وجہ سے اکبر اعظم کے بنائے ہوئے ”دین الہی“ کا خاتمہ ہو گیا اور ”دین اسلام“ اپنی اصل روح اور شکل و صورت کے ساتھ پھر سے قائم ہوا۔ بے آباد مسجدیں پھر سے آباد ہو گئیں۔ اور اللہ اکبر کی صداؤں کی دوبارہ گونج پڑنے لگی۔

آپ کی تبلیغ کے گہرے اور دُور رس نتائج کے حامل اثرات مرتب ہوئے۔ چنانچہ ایچ قریشی اپنی مشہور زمانہ تصنیف ”اے ہسٹری آف فریڈم موومنٹ“ میں رقمطراز ہیں: ”جہانگیر کے دور حکومت میں شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میدان میں آئے، آپ کی مسلسل کوششوں سے تحریک احیائے دین کا آغاز ہوا۔ چنانچہ اس انقلاب و تبدیلی کے نتیجے میں سیاسی سطح پر جو کوششیں کی گئیں وہ اکبر، جہانگیر، شاہ جہان اور مرگ زیب عالمگیر کے درباروں کی بدلتی ہوئی فضاؤں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اکبر بادشاہ آزاد خیالی اور الحاد کا نقطہ

عروج تھا، جہانگیر کی تخت نشینی سے اس آزاد خیالی کا زوال شروع ہوتا ہے، شاہجہان اگرچہ ایک پارسا سنی مسلمان تھا اور دربار میں کسی قسم کی مذہبی ڈھیل برداشت نہیں کرتا تھا تاہم اُس نے غیر سنیوں کو بھی مطمئن رکھا، اورنگ زیب عالم گیر سنیّت کا نشانِ فتح و ظفر تھا۔“ 1

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں مغلیہ دور میں اسلامی قوانین کو نافذ کروایا۔ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں اسلامی قوانین کی کامل ترویج آپ کی ہی تعلیمات اور مساعی جلیلہ کا نتیجہ تھا۔ اس طرح آپ دوسرے ہزارے کے عظیم المرتبت مجدد ثابت ہوئے اور بھگتی تحریک سمیت اسلام کے خلاف ظاہری اور باطنی تمام تحریکوں کے اثرات کو زائل فرمادیا۔ اس لیے ساری امت بجا طور پر آپ کی الف ثانی کی مجددیت کی قائل ہوئی۔ 2

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ نے رسالہ رد و انقض کی شرح میں اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے احسانات گنوائے ہیں اگر آپ نہ ہوتے تو ہندوستان میں اسلام ختم ہو جاتا۔ آج ہم اُنہی کی بدولت مسلمان کہلوانے کے حقدار ہوئے۔ 3

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

”آج جو مساجد میں اذانیں دی جا رہی ہیں اور مدارس سے قال اللہ تعالیٰ وقال رسول اللہ ﷺ کی دِلنواز صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور خانقاہوں میں جو ذکر و فکر ہو رہا ہے اور قلب و روح کی گہرائیوں سے جو اللہ کی یاد کی جاتی ہے یا لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگائی جاتی ہیں ان سب کی گردنوں پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا بار منت ہے اگر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس الحاد و ارتداد کے اکبری دور میں اس کے خلاف جہاد نہ فرماتے اور وہ عظیم تجدیدی کارنامہ انجام نہ دیتے تو نہ مساجد میں اذانیں ہوتیں، نہ مدارس دینیہ میں قرآن، حدیث فقہ اور باقی علوم دینیہ کا درس ہوتا اور نہ خانقاہوں میں مساکین و ذاکرین اللہ، اللہ کے روح افزا ذکر سے زمزمہ سنج ہوتے الا ماشاء اللہ..... انتہی۔“ 4

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف (انڈیا) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ

کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

”حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم و عمل کی وجہ سے قوت و طاقت اور اپنی بے پناہ روحانی توانائی اور بے مثال عظم سے مغل اعظم شہنشاہ اکبر کے ”دین الہی“ کو پاش پاش کر کے رکھ دیتے ہیں اور بے دینی و گمراہی کے گٹھا ٹوپ اندھیروں سے معمور فضا کو احیائے دین کے نور سے جگمگادیتے ہیں۔“ 5

زاہد فاروق، نیوز آڈیٹر، روزنامہ ”پڑتاب“، نئی دہلی (انڈیا) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بارے میں رقمطراز ہیں:

”اگر وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو احاطہ قلم میں لاتا ہے تو خیالات کے بحرِ خار میں غوطے کھانے لگتا ہے۔ انھوں نے مختصر الفاظ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے عہدِ مغلیہ کے ہندوستان میں اسلام کو کفر اور الحاد کی آندھیوں سے بچا نکالا۔“ 6

مولوی رشید احمد گنگوہی نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن بیان کرتے ہوئے لکھا:

”وہ جس کی مثال دُنیاۓ اسلام میں کمیاب ہے، جس نے عین اُس وقت اسلام کی کشتی کو غرق ہونے سے بچایا جب چاروں طرف سے طوفانی ہوا تھیں اس کے خلاف چل رہی تھیں۔ جس کی آواز سر ہند سے اُٹھی اور پورے ملک ہند میں پھیلی اور پھیلتی ہوئی تمام ممالک اسلامیہ تک پہنچ گئی جس کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ میں اور آپ آج مسلمان تو کہلاتے ہیں۔“ 7

پروفیسر غلام سرور رانا، گورنمنٹ کالج لاہور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بارے میں رقمطراز ہیں: ”حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے ”مردِ مومن“ اور دانائے رازِ ظاہر ہوئے۔ جس کی غالب و کارِ آفرین، کارِ کشا، کارِ سازِ شخصیتِ کامل و اکمل نے ہندو دھنیت کے شرک و الحاد کے طلسم کو پاش پاش کر دیا۔“ 8

پروفیسر قاری عبدالرحمن، یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن، گجرات حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے کارہائے نمایاں کے متعلق رقمطراز ہیں:

”شیخ احمد سرہندی نے اپنی خدا داد قابلیتوں اور صلاحیتوں کے بل بوتے پر زندگی کے ہر اس محاذ پر علمی طور پر دین اسلام کا بھرپور دفاع کیا جہاں سے انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ عوام الناس اور ارباب اقتدار صراط مستقیم سے دور ہٹ رہے ہیں۔ بالآخر جہانگیر کے عہد حکومت میں اس کے ہر فیصلہ کا مشورہ بنے۔ یوں ”جاء الحق وزهق الباطل“ کے مصداق اپنے مشن کی تکمیل کی۔“ ۹

حواشی

01 - I H. Qureshi, A History of Freedom Movement, Page: 20, Karachi.

02 - آفتاب سرہند، از قاضی ظہور احمد اختر، مکتبہ نور اسلام، شرقیہ شریف 2000

03 - اخبار الاخیار بحوالہ سیرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ص 303: مطبوعہ کراچی۔

04 - ارشاد الطالین: از قاضی محمد ثناء اللہ پان پتی: ص 63 مطبوعہ لاہور 1371ھ

05 - ماہنامہ نور اسلام گولڈن جوبلی نمبر 2006: ص 26: دفتر ماہنامہ نور اسلام شرقیہ شریف، 2006

06 - ایضاً: ص 31

07 - I H. Qureshi: Ulema in Politics, Karachi, 1972, P 28

08 - ماہنامہ نور اسلام، گولڈن جوبلی نمبر 2006، ص 146، نور اسلام شرقیہ شریف 2006

09 - ایضاً: ص 156

چئیرمین جمیل اراٹیس طبی
کراچی

سیلاب متاثرین کی امداد

پاکستان میں بارشوں اور سیلاب کے باعث تقریباً ساڑھے تین کروڑ لوگ بے گھر اور متاثر ہو گئے ہیں۔ مشکل کی اس گھڑی میں ہم سب کو اُن کی امداد کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں، فصلیں اور مال مویشی سب بہہ گئے ہیں، سیلاب کی وجہ سے لاشیں دفنانے کے لیے خشک زمین بھی نہیں ہے۔ جو لوگ بچ گئے ہیں وہ بے یار و مددگار کھلے آسمان تلے امداد کے منتظر ہیں جبکہ حکومتی امدادی ادارے صرف فوٹو سیشن تک محدود ہیں۔ سیلاب متاثرین کو کپڑے، راشن خیمے اور ادویات کی شدید ضرورت ہے۔

تمام ہوزری گارمنٹس فیکٹری کے مالک اور ٹھیکیدار، اپنے ورکروں اور مزدور بھائیوں کی آگے بڑھ کر مدد کریں جو سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں اور ان کے مکان بھی گر گئے ہیں۔ وہ پچارے کھلے آسمان تلے سونے پر مجبور ہیں۔ ہمارے بہت سارے ورکر صوبہ سندھ، راجن پور، ڈیرہ غازی خان اور بلوچستان میں رہائش پذیر ہیں، اُن کے گھر مکمل طور پر تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ وہ ہماری مدد کے منتظر ہیں۔

طوفانی سیلاب نے دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان کے آدھے سے زیادہ اضلاع کو اتنی تیز رفتاری اور شدت سے متاثر کیا ہے کہ ملت پاکستان کی طرح پوری دنیا حیران رہ گئی ہے۔

سینکڑوں دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ ہزاروں لوگ لقمہء سیلاب بن گئے اور لاکھوں افراد گھر ہو گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں لوگ ڈوب گئے اور مکانات لمبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے۔ اُن گنت مکانات منہدم ہو گئے اور کھڑی فصیلیں تباہ ہو چکی ہیں۔

متاثرین کے پاس نہ اوڑھنے بچھانے کو ہے اور نہ ہی کھانے پینے کا سامان۔ حکومتی مدد کے منتظر متاثرین دکھ اور بے بسی کی تصویر بن چکے ہیں۔ انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچا ہے اور رابطہ سڑکیں شدید متاثر ہوئی ہیں۔

زیادہ تر علاقے میں سڑکیں بہہ جانے کی وجہ سے آمد و رفت ممکن نہیں رہی جس کی وجہ سے درجنوں دیہات میں لوگ محصور ہو چکے ہیں اور خوراک کی قلت کا شکار ہیں۔ فوری ضرورت یہ ہے کہ سیلاب زدگان کی ہر طرح سے مدد کی جائے اور یہ صرف حکومت کی ہی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ متمول افراد، نجی اداروں اور این جی او کو بھی اس سلسلے میں آگے آنا چاہئے۔

سیلابی پانی میں گھرے لوگوں کو ایسی خوراک پہنچائی جائے جو ایک دو دن میں خراب ہونے والی نہ ہو یعنی کئی دنوں تک قابل استعمال رہ سکے۔ پینے کا صاف پانی بھی ان تک پہنچایا جانا چاہئے کیونکہ سیلاب کے بعد گندے پانی کے استعمال سے اکثر ہیضے کی وبا میں مبتلا ہو چکے ہیں اور وہ گنداپانی اس لئے پیتے ہیں کہ پینے کے صاف پانی تک ان کی رسائی نہیں ہوتی، اس لئے سیلاب زدگان کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی پر سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خشک راشن میں زیادہ تر بسکٹ، چنے اور اسی طرح کی کھانے کی چیزیں ہونی چاہئیں کیونکہ مسلسل بارش کی وجہ سے پکانے کے لیے جگہ ہی نہیں۔

اس مشکل میں پھنسے ہمارے ملک کے تباہ حال باسیوں کو ہماری ضرورت ہے، ہر وہ شخص جو دینے کی استطاعت رکھتا ہو، خدا را! آگے بڑھیں اور جتنی ہو سکے، مدد کریں، یہی اسلام کا درس بھی ہے اور خدمت انسانیت بھی۔

محمد سمیع اللہ نوری طیبی

مُرشد ہو تو حضرت کرامؑ الے

”حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بلی ”مولوی مقصود احمد“ ساکن باجڑہ گڑھی ضلع سیالکوٹ نے اپنی ضعیف العمری اور علالت کے باوجود یہ واقعات لکھوائے۔ جہاں ان واقعات سے ایک مرید صادق کی کیفیات سے آگاہی ہوئی، وہاں حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی شان و المرتبت کا اظہار ہونے کے ساتھ ساتھ عقائد اہل سنت و جماعت درست ہونے پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی کہ اولیاء اللہ خداوند تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور قوت کے حامل ہوتے ہیں، مخلوق خدا کو نفع پہنچاتے اور اصلاح و رہنمائی و تربیت فرماتے ہیں۔ آئیے! مولوی مقصود احمد صاحب کے ہمراہ حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کی محفلوں میں حاضری کا شرف حاصل کریں“

میری بیٹی غلام صدیقہ نے مزید بتایا کہ

پھر ہم جموں سے ہوتے ہوئے دوسرے دن صبح دہلی جیل خانہ میں چلے گئے اور ٹرک سے اتر کر مد علیحدہ کمرہ میں اور عورتیں علیحدہ کمرے میں چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جیل کا داروغہ جو برہمن تھا ہمارے کمرے میں آیا۔ اس کے پاس ہم سب کے ناموں کی فہرست تھی۔ اس نے فہرست کو دیکھ کر کہا کہ غلام صدیقہ استانی کون ہے تو غلام صدیقہ نے کہا کہ میرا نام غلام صدیقہ ہے تو داروغہ صاحب نے کہا کہ ”بیٹی مجھے چچا جی کے نام سے پکارا کرو اور جس چیز کی خواہش ہوئی

کوئی تکلیف ہو تو مجھ سے بیان کر دیا کرو۔ جب وہ چلا گیا تو میں اور دوسری عورتیں کمرے سے باہر نکلیں تو وہاں ہندو پاگل عورتیں جیل خانہ میں پھر رہی تھیں۔ جب کسی ہندو لڑکی سے ہمارا کپڑا لگ جاتا تو وہ ہندو لڑکیاں بہت ناراض ہوتیں اور کہتیں یہ مسلمان عورتیں کہاں سے آگئی ہیں۔ ہمارے ساتھ چھو کر ہمارے کپڑے بھر شٹ (پلید) کر دیئے ہیں۔ میں بہت پریشان ہوئی۔ اتنے میں رات کا کھانا آ گیا جس میں روٹیاں اور دینگچی میں دال پڑی ہوئی تھی اور دال میں تیل کا تڑکا لگا ہوا تھا جس میں ہم نے ذرہ برابر بھی دال نہیں کھائی۔ صبح جب داروغہ دورہ کرتے ہوئے ہمارے کمرے میں آئے تو میں نے کھڑے ہو کر کہا بچا جی ہمیں تیل کے تڑکے والی بھاجی کھانے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے حصہ کا سالن میں تڑکا نہ لگایا کریں۔ داروغہ صاحب میری بات سن کر بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ جیل میں تو تیل کا ہی تڑکا ملتا ہے اور اب میں کوئی دوسرا انتظام کروں گا۔ جب دوسرے وقت کا کھانا آیا تو داروغہ صاحب نے ہمارے حصہ کا سالن دینگچی میں ڈال کر اس میں دیسی گھی گرم کروا کر ڈال دیا جب ہمارے پاس روٹی اور سالن آیا تو ہم نے دال میں پڑے ہوئے دیسی گھی سے روٹیاں چوم پڑیں اور دال بھی کھالی۔ جب ہندو عورتوں کو یہ پتہ چلا کہ ان کی دال میں دیسی گھی کا تڑکا لگا ہوا ہے تو وہ اپنے برتن لے کر میرے پاس آ گئیں اور کہنے لگیں کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے سالن میں دیسی گھی پڑا ہوا ہے تو میں نے سب کی پیالیوں میں تھوڑی تھوڑی بھاجی (سالن) ڈال دی تو وہ بہت خوش ہوئیں۔ پھر جب میں کمرہ سے باہر جاتی تو وہ بڑی محبت سے ملتیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر چومتیں اور میرے بیٹھنے کیلئے کپڑا زمین پر بچھا دیتیں تو وہ جیل خانہ ہمارے لئے ایک گھر بن گیا۔ یہ واقعہ قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ان کے ہمراہ ہونے کا دوسرا ثبوت ہے۔ پھر جب دونوں ملکوں میں سمجھوتا ہوا تو قیدی اپنے اپنے ملک میں واپس چلے گئے تو میری بیٹی اور اس کے ساتھی بھی بذریعہ بحری جہاز کراچی آ گئے۔

ڈاکٹر نذیر احمد بھٹہ شہر سیالکوٹ رنگ پورہ میں رہنے والا میرا چھو پھٹی زاد بھائی تھا۔

وہ جب کبھی مجھے ملتا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات سن کر بہت خوش ہوتا۔ ایک دفعہ پشاور سے مجھے خط لکھا کہ میں فلاں تاریخ کو گھر آ رہا ہوں۔ آپ مجھے قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے ہمراہ لیکر چلیں۔ رنگ پورہ میں ان کے گھر کے قریب ہی وہابیوں کی ایک جامع مسجد تھی جس میں وہابیوں کا بہت بڑا عالم حکیم محمد صادق سیالکوٹی نماز کی امامت کراتا اور درس دیتا تھا۔ ڈاکٹر نے ایک دن اس کا درس سن لیا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ میرے ساتھ ٹال مٹول کرنے لگا۔ مجھے بہت غصہ آ گیا۔ میں نے کہا، مجھے معلوم تھا کہ تم ضرور حکیم محمد صادق کے پاس بیٹھ کر اپنے خیالات بھول جاؤ گے۔ میں تمہیں ہمراہ لیکر جاؤں گا۔ تو وہ خاموش ہو گیا اور کہنے لگا آپ مجھے غصہ نہ ہوں، میں ضرور آپ کے ساتھ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤں گا۔ ان دنوں قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ موجودہ قیام گاہ حضرت کرمان والا شریف میں نہیں آئے تھے بلکہ پاکپتن شریف کی عید گاہ میں ہی قیام فرماتے۔ ہم نماز عشاء کے بعد وہاں پہنچے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے تھے اور باقی لوگ بھی سوئے ہوئے تھے۔ ہم بھی نماز پڑھ کر سو گئے۔ جب صبح کی نماز باجماعت پڑھ لی، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک علیحدہ چارپائی پر جا کر بیٹھ گئے تو ہم دونوں بھی آپ کے نزدیک جا کر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر کے پاس سیٹھو سکوپ تھی۔ اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا، مولوی مقصود احمد! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی ڈاکٹر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ پشاور کے سب سے بڑے ہسپتال میں انچارج ہے تو آپ نے ڈاکٹر سے فرمایا، ڈاکٹر صاحب! آؤ میری نبض دیکھ کر بتاؤ کہ میں کون کون سی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے اٹھ کر آپ کے جسم کے مختلف حصوں پر ٹوٹی لگا کر ملاحظہ کیا اور پھر آ کر میرے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا، مولوی مقصود احمد! کاپی اور قلم لیکر میرے پاس بیٹھ جاؤ اور ڈاکٹر صاحب نے میرے جسم کے تمام حصوں کو اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے۔ جو جو بیماری یہ بتاتے ہیں، لکھتے جاؤ، لیکن ڈاکٹر بالکل خاموشی سے بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی بات نہ کہی تو پھر آپ نے ڈاکٹر سے فرمایا ڈاکٹر صاحب تم نے بڑی اچھی طرح سے دیکھا

ہے۔ میری جو بیماری آپ نے دیکھی ہے، وہ کیوں تحریر نہیں کروا تے؟ تو ڈاکٹر کہنے لگا کہ جناب میں نے آپ کے جسم کا ہر حصہ نہایت غور سے دیکھا ہے۔ مجھے آپ کے جسم میں ذرہ بھر بھی کوئی بیماری نظر نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا تو بال بال بیمار ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ جناب وہ بیماری دوسری ہے جو ہمارے دیکھنے میں نہیں آ سکتی۔

اسی دوران ایک آدمی آپ کیلئے صبح کا ناشتہ لیکر آ گیا جس میں ایک تھالی میں کھجری اور لسی کا جگ تھا اور اس میں مکھن بھرا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا، مقصود احمد! ڈاکٹر صاحب کو کمرہ میں بٹھائیں اور یہ کھانا اسے دے دیں۔ ڈاکٹر صاحب نے چونکہ اسی وقت واپس جانا تھا، اس لئے حضرت صاحب نے اسے علیحدہ بٹھا کر تمام ذکر اذکار بتا دیئے تو ڈاکٹر اسی دن واپس سیالکوٹ آ گیا اور میں وہاں ہی رہا۔ پھر ڈاکٹر جب تک زندہ رہا، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پچاس روپے ماہوار بذریعہ ڈاک نذرانہ بھیجتا رہا۔

میرا ایک پیر بھائی ملتان شریف کا رہنے والا ڈاکٹر عبداللہ تھا جو پہلے سیالکوٹ میں رہتا تھا۔ پھر وہ منٹگمری میں چلا گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ بھائی مقصود احمد! تم سیالکوٹ سے یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ وہاں دشمن کا حملہ عنقریب ہونے والا ہے۔ میں تمہیں یہاں ملازمت دلوادوں گا۔ میں نے اُس سے کہا کہ آپ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرے یہاں آنے کا ذکر کریں۔ اگر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں آنے کی اجازت دی تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔ ظہر کے بعد اس نے مجھے بتایا کہ میں نے تین دفعہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تمہارے یہاں آنے کے متعلق سوال کیا۔ تیسری دفعہ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب مکمل ہو گئے ہو۔ کیوں اس غریب کو قبل از وقت مہاجر بناتے ہو۔ ہم نے تو اس گاؤں کو قیامت تک نہیں چھوڑنا۔ میری تسلی ہو گئی تو میں آرام سے وہاں رہنے لگا۔

تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف

☆ محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) اور تبلیغی دورہ چیچہ وطنی

بابا جی حضور پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن فروغِ محبت رسول ﷺ، تبلیغِ دین اور محبوب پیغام یعنی پورا سال محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور دو مہینے محرم اور صفر ذکر اہل بیت (علیہ السلام) کے حکم کے مطابق 10 محرم الحرام کو بعد نماز فجر جناب ملک محمد امجدار صاحب و سنز وارڈ نمبر 21 محمد آباد چیچہ وطنی کے گھر محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) کا انعقاد کیا گیا اور بعد نماز عشاء حاجی غلام رسول عرف مٹھو وارڈ نمبر 18 محمد آباد کے گھر محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) کا انعقاد کیا گیا اور پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف کے حکم کے مطابق خلیفہ پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی نے خطاب کیا اور لوگوں کو تبلیغِ دین اور گھر گھر ختم شریف اور ذکر اہل بیت کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں دعا فرمائی۔

☆ سالانہ محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) پاکستان شریف

جامع مسجد 36SP، چک نمبر 29SP، 31SP اور جامع مسجد نور سلیم کوٹ میں سالانہ محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) کا انعقاد زیر سرپرستی پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف کیا گیا جس کی صدارت خلیفہ جمیل احمد طیبی ضلعی رکن پاکستان کمیٹی و نگران مرکزی عید گاہ نے کی۔ جامع مسجد 36SP میں محفل کا آغاز تلاوت قرآن سے حافظ محمد ارشد نے کیا، نعت پاک مولوی محمد حنیف اور منقبت اہل بیت حافظ اللہ دتہ نے پیش کی۔ عظمت

اہل بیت (علیہ السلام) پر پیر جمیل احمد طیبی نے بیان کیا۔ حاجی انور طیبی اور بہت سارے بیلویوں نے ختم پاک میں خصوصی شرکت کی۔ لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا گیا۔

سالانہ محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) 29SP میں محمد عدنان طیبی کی رہائش گاہ پر منعقد کی گئی۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شہباز طیبی نے کیا اور منقبت اہل بیت (علیہ السلام) حافظ اللہ دتہ نے پیش کی اور شہدائے کربلا (علیہ السلام) پر خصوصی خطاب پیر جمیل احمد طیبی نے کیا۔ خادم مرکز میلاد محمد اشرف طیبی، الطاف طیبی اور بہت سارے بیلویوں نے شرکت فرمائی۔ دعا کے بعد بیلویوں کو لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

سالانہ محفل ذکر اہل بیت (علیہ السلام) 31SP میں محمد اسلم طیبی کی رہائش گاہ پر منعقد کی گئی۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے حافظ جاوید طیبی نے کیا اور نعت شریف عبدالمالک، محسن طیبی اور ماجد طیبی نے پڑھی اور حافظ اللہ دتہ صاحب نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔ قاری وارث علی نقشبندی نے اہل بیت (علیہ السلام) کی شان پر بیان کیا۔ محمد حسن طیبی نائب تحصیل امیر، چوہدری مستنصر گجر اور چوہدری نعیم گجر نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ خادم مرکز میلاد اور بہت سارے بیلویوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آخر میں بیلویوں کو لنگر شریف کھلایا گیا۔

جامع مسجد نور، چک سلیم کوٹ (عارف والا) میں شیخ المشائخ، باباجی حضور پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا محبوب عمل اور طریقہ جاری و ساری رکھتے ہوئے ہر جمعرات کے دن بعد نماز مغرب محفل پاک کا انتظام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حسب طریقہ محرم الحرام میں شہدائے کربلا اور اہل بیت (علیہ السلام) کا ذکر کیا گیا۔ محفل پاک میں تلاوت کلام پاک قاری رمضان صاحب اور منقبت (امام حسین علیہ السلام) محمد سلیم طیبی اور پیر شکیل احمد طیبی نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ عظمت اہل بیت (علیہ السلام) کی شان کے موضوع پر جناب پیر جمیل احمد طیبی اور قاری رمضان (امام جامع مسجد) نے بیان کیا اور بہت سارے بیلویوں نے خصوصی شرکت فرمائی۔ لنگر شریف کا بھرپور انتظام کیا گیا تھا۔

☆ ختم پاک شہدائے کربلا رضی اللہ عنہ اور تبلیغی دورہ بہاول نگر

الحمد للہ! پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف کے حکم کے مطابق جانشین گنج کرم بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب کام فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و فروغ اہل بیت کے سلسلہ میں مرکز محفل میلاد خادم آباد کالونی گلی نمبر 2 میں پیر محمد افضل باجوہ طیبی نقشبندی خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف کی رہائش گاہ پر ہفتہ وار اور محمد علی طیبی فاروق آباد، حکیم ظہور احمد، مقبول احمد چوہان طیبی، سعید احمد طیبی اور محمد زاہد اقبال طیبی (نئی آبادی قریش کالونی بہاولنگر) کے گھر ماہانہ وار محفل ختم پاک شہدائے کربلا رضی اللہ عنہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا اور نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور منقبت اہل بیت رضی اللہ عنہ کی سعادت امیر تبلیغ محمد ریاض طیبی نے حاصل کی۔ جبکہ پیر محمد افضل باجوہ طیبی نقشبندی خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اور محمد ریاض طیبی امیر تبلیغ (نئی آبادی قریش کالونی) نے محبت اہل بیت رضی اللہ عنہ اور دعوت تبلیغ دین کے موضوع پر خوبصورت انداز میں بیان کیا۔ مقامی بیلویوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں درود و سلام کے بعد پیر محمد افضل باجوہ طیبی نے حضور پیر سید میرام علی شاہ بخاری، حضور پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف کی درازی عمر اور ملک پاکستان میں امن و سلامتی کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ محفل پاک کے اختتام پر بیلویوں میں نگر شریف تقسیم کیا گیا۔

☆ ختم پاک شہدائے کربلا رضی اللہ عنہ اور ماہانہ تبلیغی نشست پتوکی

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو سلیم ہاؤس، فیصل کالونی پتوکی میں تبلیغی نشست کا انعقاد کیا جاتا ہے اور محفل ختم پاک شہدائے کربلا رضی اللہ عنہ منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے حافظ شرافت علی نے کیا۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیعت محمد نعیم طیبی اور غلام نبی طیبی نے پیش کیا اور منقبت اہل بیت رضی اللہ عنہ کی سعادت غلام حسن طیبی نے حاصل کی۔ پیر میاں امجد

علی طیبی، محمد اشرف طیبی اور حکیم احمد علی نے حضرت امام حسین علیہ السلام شہدائے کربلا اور اہل بیت کے موضوع پر خوبصورت انداز میں خصوصی بیان فرمایا۔ درود و سلام اور دعا کے بعد بلیوں کی لنگر شریف سے تواضع کی گئی، بعد ازاں حضور پیر سید شہر یار بخاری مدظلہ العالی کے حکم اور بابا جی حضور پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے مطابق بلیوں کے وفد بنا کر ایک روزہ تبلیغ کے لیے روانہ کیا گیا۔

محفل میلاد بلنیر چک 46 پتوکی (کرماں والی رات)

رپورٹ: محمد رمضان قادری (نمائندہ مجلہ حضرت کرماں والا)

ماہ ذوالحجہ کے دوران، مرکز محفل میلاد بلنیر چک 46 پتوکی میں حاجی محمد اسحاق بھٹی کی رہائش گاہ پر محمد اقبال طیبی اور محمد افضال بھٹی طیبی کے زیر اہتمام و انتظام عظیم الشان سالانہ محفل میلاد (کرماں والی رات) انعقاد پزیر ہوئی۔ محفل کی صدارت شہزادہ گنج کرم، جانشین گنج کرم سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف قبلہ پیر سید شہر یار بخاری نے فرمائی۔ آپ کی تشریف آوری پر پنڈال حضرت کرماں والا شریف اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے نعروں سے گونج اٹھا۔ حاضرین نے جوش و جذبے سے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ اسٹیج پر پہنچتے ہی محفل میلاد کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے حافظ محمد عثمان نقشبندی اور قاری غلام حسین حسینی نے کیا۔ بعد ازاں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے خلیفہ ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی ضلعی امیر ساہیوال نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ جانشین گنج کرم، پیر سید شہر یار بخاری نے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ! حضرت کرماں والا شریف، اہل سنت و جماعت نقشبندی آستانہ ہے۔ ہم اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اظہارِ تشکر بجالاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اور آپ کی قسمت آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے ساتھ رکھی اور ہمیں حضرت کرماں والا شریف کے درپاک سے منسلک رہنے کا موقع فراہم کیا۔ آپ نے

حضور شیخ المشائخ، بابا جی سرکار، پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور حکم کے مطابق بیلویں کو تبلیغ کرنے اور گھر گھر محفل میلاد سجانے کی تلقین فرمائی۔ جانشین گنج کرم نے مزید گفتگو کرتے ہوئے تمام حاضرین، منتظمین اور وابستگان حضرت کرامؑ والا شریف بالخصوص ضلعی تنظیم قصور، ضلعی امیر خلیفہ محمد حنیف طیبی صاحب اور تحصیل امیران بابا عیش محمد صاحب، پیر محمد حسین طیبی، پیر میاں امجد علی طیبی، حاجی منیر احمد طیبی، حاجی محمد سلیم طیبی اور اہل دیہہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس عظیم الشان محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کیا۔ بعد ازاں عالمی شہرت یافتہ ثناء خوان محمد اعظم قادری اور دربار عالیہ داتا حضور کے درباری نعت خواں غلام محمد پارٹی نے نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی اور نقیب محفل کے فرائض بھی غلام محمد نے ادا کیے۔ علامہ مولانا پیر جمال الدین بغدادی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ دوران خطاب مولانا قاضی نعمت علی نقشبندی پُرسوز انداز میں لیک یا رسول اللہ ﷺ اور آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف کے نعروں سے حاضرین کے دلوں کو گرماتے رہے اور احسن انداز میں فیض شیر ربانی کا نعرہ لگاتے ہوئے اپنے خوبصورت انداز سے حاضرین محفل کو مستفید کرتے رہے۔

محفل پاک کے انتظامات کے سلسلہ میں محمد رمضان قادری (نمائندہ مجلہ حضرت کرامؑ والا شریف)، حاجی محمد یونس طیبی (نمائندہ مجلہ حضرت کرامؑ والا شریف)، بھائی غلام مصطفیٰ نبیل، حاجی منظور احمد طیبی (خادم مرکز میلاد)، حاجی محمد احمد طیبی، غلام حسین، حاجی شفیق احمد طیبی اور ذولفقار علی نے بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ آخر میں درود و سلام اور دعا کے بعد آنے والے تمام بیلویں میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ محفل میلاد کے اختتام کے بعد جانشین گنج کرم، پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ والا شریف متحرک و مدیرینہ تنظیمی بیلویں، خادم مرکز میلاد و تحصیل امیر جناب حاجی منیر احمد طیبی کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ تمام تنظیمی بیلویں نے بھی شرکت فرمائی۔ پیر جی حضور نے وہاں بھی حاضرین کو خوب تبلیغ کرنے اور گھر گھر محفل میلاد سجانے کی تلقین کی اور آخر میں دعائے خیر فرمائی۔

شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیبیہ حضرت کرمان لا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے
بخش دے ساری خطائیں اے مرے مولا کریم
دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر
کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا
میرادل معمور کر صدق و یقین کے نور سے
فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور
ابوالحسن خرقانی، شیخ بوعلی صاحب کمال
عبدالحق غجدوانی عارف و محمود نیز
خواجه بابا سماسی حضرت سید امیر
شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا
خواجه احرار دانائے رموز معرفت
شیخ درویش محمد اور خواجگی ملنگی
شیخ سرہندی مجدد الف ثانی خضر راہ
حضرت قیوم ثانی خواجه معصوم و سعید
خواجه حنفی، شیخ زکی اور محمد نیز
حضرت خواجه محمد قاضی احمد، شاہ حسین
حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی
یا الہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا
قطب عالم شیخ کامل چارہ بے چارگاں
کر عطا سب کو الہی دو جہاں کی نعمتیں
پیر سید محمد علی، خواجه سید عثمان علی
محبت رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے
کر کرم کر واکرم دونوں جہاں میں رکھ شرم

رحم کر ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے
شیخ کامل بایزید با خدا کے واسطے
خواجه یوسف شہ جود و سخا کے واسطے
شیخ علی رامیتی شاہ ہدی کے واسطے
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے
حضرت یعقوب چرنی با صفا کے واسطے
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے
باقی باللہ عارف راہ ہدی کے واسطے
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے
خواجه زمان سلطان الاولیاء کے واسطے
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے
شیر حق شیر محمد با صفا کے واسطے
حضرت اسماعیل شاہ غوث الوری کے واسطے
شاہ کرمان والے اتقیاء کے واسطے
وارثان بحر کرم، اولیاء کے واسطے
میر طیب علی راہنما کے واسطے
کر کرم اے کرمان والے تو خدا کے واسطے

Monthly “Majalla Hazrat Karmanwala”

نظرِ کرم حضرت کرمان والے سرکارِ رشتہ ہے



حضرت کرمان والا فلنگ اسٹیشن

حضرت کرمان والا برکس اینڈ کمپنی

نام بھی اچھا — معیار بھی اچھا

ہمارے ہاں ہر قسم کی اینٹ اور ٹائیل وغیرہ دستیاب ہے

AL-KARAM

Real Estate & Builders

We Deal In All Kinds Of Properties

0345-4003563
0321-4003563
0300-4003563

محمود اکبر گل

محتاجِ کرم

Monthly "MAJALLAH HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL- 144
Safar al Muzaffar 1444 Hijri, September 2022

10 محرم
سالانہ شہدائے کربلا محرم

27 28
فروری
سالانہ عرس مبارک

14 15
رجب الاول
سالانہ محفل میلاد

پیر سید محمد میرام بخاری آستانہ عالیہ کربلا حضرت مشرف اذکار
پیر سید مصدق علی شاہ بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کربلا الشریف
پیر سید شہر یار بخاری

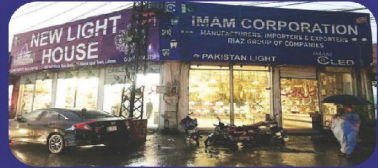
Like /Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

YouTube/karmanwala

www.karmanwala.com

نیو لائٹ ہاؤس NEW LIGHT HOUSE

Ph: 042-37808151, 042-37808152
Cell: 0300-9425750



IMAM CORPORATION
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURER

Shop: 042-37639342
042-37670108
042-37670110

Fax: 042-35427409

Mob: 0300-4035426 محمد شہریار
0323-8435882 محمد علی یار

MUHAMMAD RIAZ
Chairman

ریاض گروپ آف کمپنی
امام کارپوریشن

☆ امپورٹر، اکسپورٹر اینڈ مینوفیکچرر ☆

ڈیلر اینڈ مینوفیکچرر: فینسی لائٹ، گیٹ لائٹ، گارڈن لائٹ، ٹیوب لائٹ، فانوس

183 Asif Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore

28-بی، شاہ عالم مارکیٹ نزد دفتر واپڈ املہ لیکٹرک مارکیٹ، لاہور